# صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 11 مارچ 2010ء بمطابق 24 ربیع الاوّل 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

**أَلۡهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُo حَتَّىٰ زُرۡتُمُ ٱلۡمَقَابِرَo كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَo ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُونَo كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُونَ عِلۡمَ ٱلۡيَقِينِo لَتَرَوُنَّ ٱلۡجَحِيمَo ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ ٱلۡيَقِينِo ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ۔ صَدَقَ ٱللّٰهُ ٱلۡعَظِيم۔**

ترجمہ (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آجائے گا)۔پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔ وآخِرُ الدعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: After 'Question`s Hour'.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: After 'Question`s Hour', Bibi.

## نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions Hour': Taj Muhammad Tarand Sahib, Question No. 185.

* 185 _ جناب تاج محمد خان ترند: کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ رجسٹرڈ دارالعلوم کی تعمیر اور طلباء کی خوراک وغیرہ کیلئے امدادی فنڈ فراہم کرتاہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ایم ایم اے کے دور حکومت کے پانچ سالوں کے دوران ضلع بٹگرام اور دیگر اضلاع میں کون کونسے دارالعلوم کو تعمیر کرنے اور خوراک وغیرہ کیلئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا، اس کی تفصیل بمعہ ضلع وتحصیل فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف ومذہبی امور) {جواب سینیئر وزیر (بلدیات) نے پڑھا}: (الف) محکمہ اوقاف صوبہ سرحد کو صوبائی حکومت کی طرف سے دینی مدارس کی تعمیر ومرمت کیلئے گرانٹ فراہم کی جاتی ہے، تاہم محکمہ اوقاف صوبہ سرحد طلباء کی خوراک وغیرہ کیلئے امدادی فنڈ فراہم نہیں کرتا۔

(ب) ایم ایم اے حکومت کے دوران ضلع بٹگرام کے مدارس کو ملنے والی گرانٹ اور دیگر اضلاع کی فہرست ایوان کو فراہم کر دی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، دوئ خو تفصیل سره جواب راکړے دے خو زما پکښے یو ضمنی کوئسچن دے او که تاسو دا لسټ اوګورئ نو بعضو مدرسو ته دوئ یو لاکھ روپئ ورکړے دی او بعضو ته ئے پچاس هزار، بعضو ته ئے تیس هزار، بعضے ته ئے دو لاکھ نو زما د منسټر صاحب نه دا کوئسچن دے چه د دوئ کومه Criteria ده چه بعضو ته دوئ زیاتے پیسے ورکړے دی او بعضو ته ئے کمے ورکړے دی؟ تهینک یو جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پہ دیکبنے زما هم یو سپلیمنٹری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پہ دیکبنے زما سپلیمنٹری کوئسچن دا دے چہ د دے فنڈ تقسیم چہ دوئ کوی نو دا ډسٹرکټ وائز کوی کہ څنگہ ئے کوی؟ لکہ زہ د خپل ډسٹرکټ لکی مروت متعلق خبرہ کوم چہ یوے مدرسے تہ هم لا تر اوسہ پورے څہ ملاؤ شوے نہ دی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Suplementary question, Sir.

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: کیاوزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ محکمہ اوقاف مسجدوں کو بھی امداد دیتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، مولوی عبیداللہ صاحب۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب، زما ضمنی سوال دا دے چہ مدرسو کښے کومے پیسے تقسیم شوے دی او تقریباً چار پانچ کروړ روپئ دی نو زما دیکبنے تجویز دا دے چہ د لږو پیسو ورکول جماعتونو تہ او مدرسو تہ نو زما خیال دے چہ دا پیسے ټولے ضائع کیږی نو د هغے پہ ځائے کہ د صوبے پہ سطح باندے یو خصوصی سپیشلسټ پیدا کولو د پارہ یو مدرسہ قائمہ شی او دے د پارہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ضمنی سوال کوئ، تاسو تجویز نہ شئ ورکولے۔ دا بیا بل موشن باندے راشئ۔

جناب محمود عالم: سپیکر صاحب، زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی، محمود عالم صاحب، بسم اللہ۔

جناب محمود عالم: جی، میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ جب تین کروڑ، ساڑھے تین کروڑ روپے تقسیم ہوگئے ہیں تو میں یہ چاہ رہا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کوہستان میں کسی مدرسے کو پیسے نہیں ملے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کوہستان کی وہ لسٹ اسمیں لف نہیں ہے کہ جب بٹگرام میں اور مانسہرہ میں اتنے مدرسوں کو پیسے ملے تو کوہستان کو کیوں نہیں ملے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، زما دا ریکویسټ دے او نن د مذهبی امورو د وزیر صاحب دا کوئسچن دے او هغه پخپله موجود نه دے او مونږ ته دا سے ښه نه دی ملاؤ شوی چه مونږ د دے جواب ورکړو نو زما به دا خواست وی چه دا سبا د پاره ډیفر کړئ نو ښه به وی۔ سبا به هغه راشی نو پخپله به جواب ورکړی۔ مونږ سره نه چا Contact کړے دے او ربنتیا خبره ده چه دا غلط کار دے، پکار دا وه چه یا به ئے مونږ ته وئیلی وو یا به مونږ ته دا Answer راغلے وو او زه به وزیر صاحب نه دا تپوس هم کوم چه ته ولے مونږ ته اطلاع نه کوے او چه ته نه راځے چه مونږ ځان Prepare کړے وے۔

جناب سپیکر: دے باندے ښه Strict action واخلئ جی، دا ډیر ظلم دے او د دے اسمبلئ توهین دے چه وزیر صاحب دا کار کوی۔

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): هغه جی، بهر ولاړ دے اوس به راشی۔

جناب سپیکر: دا اسمبلی د ننه ده بهر نه ده او وزیر صاحب چه دے، بهر ولاړ دے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جی یو سیکنډ، دا سے ده چه هغه د ټریفک په وجه باندے ایسار شوے دے او هغه راځی، هغه پخپله تیاری کړے ده، ما سیکرټری صاحب نه تپوس هم اوکړو او ما وئیل چه مونږ ته ډیوټی نه ده راکړے شوے۔

جناب سپیکر: پکار ده چه یو دوه گهنټے مخکښے راځی یا دوئ د یو گهنټه مخکښے راځی، بشیر بلور صاحب چه ښه اووئیل نو هم د غسے اوکړئ جی۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، بالکل ناجائزه ئے کړے ده او غلطه ئے کړے ده۔

جناب سپیکر: دا نور او د احمد خان بهادر صاحب دا هم د ده دے او د زرقا بی بی هم، چه منسټر صاحب نشته نو څوک به جواب ورکوی؟ ټهیک شوه۔ His Questions are deferred for tomorrow، دا به ترے اول بشیر خان Call Explanation کړی نو بیا به د هغه سوالونه راځی۔ جی، پرویز خان سوال نمبر 702۔

* 702 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شالیمار کالونی پشاور میں آٹھ، دس، بارہ مرلے اور ایک کنال پر مشتمل تقریباً بیس یا پچیس گھر آباد ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گھروں پر کسی فارمولے کے بغیر محکمہ ایکسائز کے اہلکار اپنی مرضی سے ٹیکس لگاتے ہیں؛

(د) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) شالیمار کالونی پشاور میں کل کتنے گھر اور کتنے رقبے پر مشتمل ہیں اور ہر مکان سے کس شرح سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، گھر کے مالک کا نام، گھر کا رقبہ اور گزشتہ سال وصول شدہ ٹیکس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ کالونی کے مکینوں کے ساتھ محکمہ ہذا کے اہلکاروں کی طرف سے کی گئی ناانصافیوں کے ازالے کیلئے متعلقہ اہلکاروں کے خلاف انکوائری کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل)</u>: (الف) جناب عالی! دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر III، پشاور کے ریکارڈ کے مطابق شالیمار کالونی کا اندراج نہیں ہے بلکہ شالیمار سٹریٹ کے نام سے ورسک روڈ پر گھروں پر مشتمل ایک آبادی موجود ہے جس میں مختلف رقبے پر مشتمل مکانات ہیں۔

(ب) جناب عالی! یہ درست نہیں ہے کیونکہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن جائیداد ٹیکس کے قانون مجریہ، 1958 کی دفعات کے تحت ٹیکس (جس میں وقتاً فوقتاً ترمیمات ہوئی ہیں) لاگو اور وصول کیا جاتا ہے مثلاً سال 2001 کی ترمیم کے مطابق جائیداد ٹیکس مربع گزوں کے حساب سے پلاٹ ایریا اور مربع فٹوں کے حساب سے Covered area پر مختلف علاقوں میں مختلف کیٹگریز کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقررہ شرح جائیداد ٹیکس بابت رہائشی مکانات جائیداد واقع صوبائی دارالحکومت اور ڈویژنل ہیڈکوارٹرز

| سیریل نمبر | رقبہ | شرح ٹیکس |
|---|---|---|
| 1 | 5 مرلے تک واحد ذاتی رہائشی مکان | معاف (ٹیکس سے مستثنیٰ) |
| 2 | 5 مرلے کے کرایہ کے مکانات | 750 روپے سالانہ |
| 3 | 5 مرلے سے زیادہ اور 10 مرلے تک | 1500 روپے سالانہ |
| 4 | 10 مرلے سے زیادہ اور 15 مرلے تک | 2000 روپے سالانہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 5 | | 15مرلے سے زیادہ اور 20مرلے تک | 3000روپے سالانہ |
| 6 | | 20مرلے سے زیادہ اور 40مرلے تک | 7000روپے سالانہ |
| 7 | | 40مرلے سے زیادہ | 10000روپے سالانہ |

اسکے علاوہ ہر ٹیکس پر 8% تاریخی مساجد سیس بھی وصول کیا جائے گا۔

(د) (i) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ریکارڈ کے مطابق شالیمار سٹریٹ واقع ورسک روڈ میں کل تنتیس گھر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | رقبہ | ٹیکس کی شرح | بقایاجات 30جون2010 | گزشتہ سال وصول شدہ ٹیکس |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 10مرلے | 1620 | 9960 | 9950بمعہ بقایاجات |
| 2 | 10مرلے | 1620 | 3240 | 3240دو سال کا ٹیکس |
| 3 | 5مرلے | 810 | 810 | 1012وصول |
| 4 | 5مرلے | 810 | 7132 | ٹیکس سے مستثنیٰ |
| 5 | 6مرلے | 1620 | 11922 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 6 | 4مرلے | 810 | 9078 | ٹیکس سے مستثنیٰ |
| 7 | 8مرلے | 1620 | 10500 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 8 | ایک کنال | 3240 | 9203 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 9 | 10مرلے | 1620 | 3240 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 10 | 10مرلے | 1620 | 41433 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 11 | 8مرلے | 1620 | 3240 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 12 | ½ 6مرلے | 1620 | 48161 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 13 | 30مرلے | 7560 | 15120 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 14 | 15مرلے | 2160 | 45357 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 15 | ایک کنال | 3240 | 61160 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 16 | 6مرلے | 1620 | 7713 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 17 | 6مرلے | 1620 | 9564 | ٹیکس جمع نہیں کیا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 18 | 6مرلے | 1620 | 8037 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 19 | 5مرلے | 810 | 6324 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 20 | 6مرلے | 1620 | 7944 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 21 | ایک کنال | 3240 | 11452 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 22 | ایک کنال | 3240 | 6480 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 23 | 10مرلے | 1620 | 3240 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 24 | 15مرلے | 2160 | 37737 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 25 | ایک کنال | 3240 | 3240 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 26 | 15مرلے | 2160 | 8049 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 27 | 15مرلے | 2160 | 4320 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 28 | 10مرلے | 1620 | 3240 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 29 | ایک کنال | 3240 | 6480 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 30 | 10مرلے | 2160 | 11948 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 31 | 15مرلے | 2160 | 2160 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 32 | 1/2 1کنال | 7560 | 71474 | ٹیکس جمع نہیں کیا |
| 33 | ایک کنال | 3240 | 87429 | ٹیکس جمع نہیں کیا |

(د) (ii) جناب عالی! محکمہ ہذا کے اہلکاران نے اپنے فرائض منصبی قانون کے مطابق نبھائے ہیں، اگر پھر بھی کسی اہلکار کے خلاف کسی قسم کا کوئی اعتراض یا شکایات ہو تو مطلع کیا جائے تاکہ مذکورہ اہلکار کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: سپلیمنتری سوال پکښے شته؟

جناب پرویز احمد خان: نشته جی، بس دغه چه کوم تفصیل ئے راکړے دے نو دے باندے زه مطمئن یمه۔

جناب سپیکر: انجینئر محمد جاوید خان ترکئی، موجود نہیں۔ سردار شمعون یار خان، سردار شمعون یار خان سوال نمبر؟

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, Javed is sitting.
Mr. Speaker: Javed is not here; he is sleeping. He is not alive. (Laughter) Ji, Sardar Shamoon Yar Khan.

سردار شمعون یار خان: سوال نمبر 743۔

جناب سپیکر: یہ سردار شمعون یار خان، سوال نمبر ؟

سردار شمعون یار خان: 743۔

Mr. Speaker: You are also sleeping?
Sardar shmoon yar Khan: No, I am not sleeping, ji.
Mr. Speaker: I am asking Question number.

سردار شمعون یار خان: میں نے دو دفعہ بولا ہے، 743۔

جناب سپیکر: جی۔

* 743 _ سردار شمعون یار خان: کیاوزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں مختلف کیڈرز میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت کی گئی ہیں؟ ضلع ایبٹ آباد میں کن کن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، انکے نام، ولدیت اور پتے کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ دور میں محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن میں ایکسائز کانسٹیبلان کی خالی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) بھرتیاں حسب قواعد و ضوابط کی گی ہیں۔ ضلع ایبٹ آباد میں جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، انکے نام، ولدیت اور پتے درج ذیل جدول میں دیئے گئے ہیں۔

بھرتی شدہ ایکسائز کانسٹیبلان کے مکمل کوائف

| نمبر شمار | سکیل | نام بمع ولدیت | پتہ | ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 5 | عباس خان ولد منور خان | چھوٹی شیخ الا بانڈی ایبٹ آباد | ایبٹ آباد |
| 2 | 5 | طیب علی قریشی ولد محمد افسر قریشی | لنک روڈ ارم باغ ایبٹ آباد | ایبٹ آباد |
| 3 | 5 | طارق خان ولد صفدر خان | لنک روڈ ارم باغ ایبٹ آباد | ایبٹ آباد |
| 4 | 5 | کاشف ولد عارف خان | شیخ الا بانڈی ایبٹ آباد | ایبٹ آباد |
| 5 | 5 | جواد علی ولد اورنگ زیب خان | محلہ عبدلغنی دھمتوڑ ایبٹ آباد | ایبٹ آباد |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ایبٹ آباد | شعیب زئی نواں شہر | مہر دل خان ولد رستم خان | 5 | 6 |
| ایبٹ آباد | میرا میرپور ایبٹ آباد | سید محمود علی شاہ ولد شبیر حسین شاہ | 5 | 7 |
| ایبٹ آباد | میرا میرپور ایبٹ آباد | سید شجاعت حسین شاہ ولد منور شاہ | 5 | 8 |
| ایبٹ آباد | محلہ ارم باغ ایبٹ آباد | احسان اللہ ولد خان افسر | 5 | 9 |
| ایبٹ آباد | شعیب زئی نواں شہر | جاسم خان ولد ارشد خان | 5 | 10 |
| ایبٹ آباد | محلہ ارم باغ ایبٹ آباد | عادل اقبال ولد ظفر اقبال | 5 | 11 |
| ایبٹ آباد | شیخ الا باندی ایبٹ آباد | محمد شاہد خان ولد فرید خان | 5 | 12 |
| ایبٹ آباد | لنک روڈ ارم باغ ایبٹ آباد | خرم قریشی ولد جاوید اقبال | 5 | 13 |
| ایبٹ آباد | چھوٹی شیخ الا باندی ایبٹ آباد | شوکت ولد محمد صابر | 5 | 14 |

Mr. Speaker: Any supplementary?

Sardar Shamoon Yar Khan: No Sir, I am satisfied.

Mr. Speaker: Thank you. Again Sardar Shamoon Yar Khan, Question No. 748.

* 748 _ سردار شمعون یار خان: کیا وزیر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پراپرٹی ٹیکس اور پراپرٹی ٹرانسفر ٹیکس وصول کرتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ایبٹ آباد میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو سالانہ ٹیکس کی مد میں کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے;

(ii) مذکورہ ٹیکس کو ضلع میں کن مدوں میں استعمال کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن صرف پراپرٹی ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ پراپرٹی ٹرانسفر ٹیکس بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ وصول کرتا ہے۔

(ب) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس ایبٹ آباد نے مالی سال 09-2008 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں -/8903875 روپے ریکوری کی ہے۔

(ii) وصول شدہ پراپرٹی ٹیکس کا پندرہ فیصد صوبائی حکومت کو جبکہ پچاسی فیصد متعلقہ ضلع کی تحصیل اینڈ میونسپل ایڈمنسٹریشن (ٹی ایم اے) کو محکمہ فنانس کے ذریعے Disburse ہو جاتا ہے، اس کے علاوہ پراپرٹی

پرآٹھ فیصد تاریخی مساجد سیس بھی وصول کیا جاتا ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا کام صرف ٹیکس وصول کرنا ہے اور مختلف مدوں میں اسکا استعمال متعلقہ ضلع کی ٹی ایم اے کا دائرہ اختیار ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Any supplementary?

سردار شمعون یار خان: انہوں نے یہاں پہ نمبر (ب) میں لکھا ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو سالانہ ٹیکس کی مد میں کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے تو یہ اس میں بتایا جائے کہ جو آمدنی ہے، اس کا حصہ کہاں کہاں پہ اور کن امور پر خرچ ہوتا ہے اور یہ بھی بتایا جائے، تو اگر منسٹر صاحب سے میں کہوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب لیاقت شباب صاحب، منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، پلیز۔ آنریبل منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری ومحاصل): تهینک یو۔ جناب سپیکر، د ټولو نه مخکښے خو زه د خپل معزز ورور د پرویز خان، د جاوید خان ترکئ صاحب او د سردار شمعون خان مشکور یمه چه دوئ په دے جوابونو باندے مطمئن شو او تر څو پورے چه د ورور سردار شمعون خبره ده نو په دیکښے کلیئر کټ مونږ دغه لیکلی دی چه دا فنډ مونږ نه Utilize کوؤ او دوئ چه کوم کوئسچن کړے وو نو د هغے مطابق مونږه In detail معزز ممبر ته جواب ورکړے دے۔ اوس لکه دوئ کوئسچن کړے وو چه ډسټرکټ ایبټ آباد نه 2008/09 کښے څومره پراپرټی ټیکس ریکوری شوے ده نو هغه ډیټیل مونږ ورکړے دے چه -/8903875 روپئ ریکوری شوے ده په 2008 او 2009 کښے نو د دغه ټیکس چه مونږ کومه ریکوری کوؤ، صرف Collection کوؤ او باقی Utilization زمونږ نه وی، پندره فیصد دیکښے ګورنمنټ ته لاړ شی او باقی ټیکس چه کوم دے نو فنانس ډیپارټمنټ لکه دا د ډسټرکټ ګورنمنټ په ذریعه باندے هلته په خپل ډسټرکټ کښے خرچ کړی او هغه ډیټیل مونږ سره نه وی او دا کوئسچن زمونږ سره Concerned نه دے جی۔

جناب سپیکر: جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، کوئسچن نمبر 767۔

* 767 _ جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: کیا وزیر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں گزشتہ ایک سال سے تاحال 09-2008 تک مختلف آسامیوں جس میں کلاس فور، کلاس تھری، کانسٹیبلز، انسپکٹرز، جونیئر کلرک، سٹینو گرافر، سٹینو ٹائپسٹ پر بھرتیاں کی گئیں ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کو قومی اخبارات میں مشتہر کیا گیا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جو بھرتیاں کی گئی ہیں تو یہ پالیسی کے مطابق کی گئی ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ سرحد میں جتنی آسامیاں مشتہر کی گئی ہیں، ان کیلئے جتنے امیدواروں نے درخواستیں دی ہیں تو انکے مکمل کوائف جن میں نام، عمر، قابلیت اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے گزشتہ ایک سال سے تاحال یعنی 09-2008 تک کانسٹیبلز (سکیل 5) وائرلس آپریٹر (سکیل 5) اور ڈرائیور (سکیل 4) پر بھرتیاں کی ہیں جبکہ جونیئر کلرک (سکیل 7) پر کوئی بھرتی نہیں کی ہے، مزید برآں انسپکٹر (سکیل 14)، سٹینو گرافر (سکیل 15) اور سٹینو ٹائپسٹ (سکیل 12) کی آسامیوں پر بھرتی صوبائی پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں تمام بھرتیاں گورنمنٹ پالیسی کے مطابق کی گئی ہیں۔

(د) صوبہ سرحد محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے جتنی آسامیاں مشتہر کی ہیں، ان کیلئے جن امیدواروں نے درخواستیں دی ہیں، انکے مکمل کوائف جن میں عمر، قابلیت اور سکونت شامل ہے، تفصیل فراہم کی گئی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary, ji?

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جی بالکل۔ جناب سپیکر، زه دا وئیل غواړمه چه دا کوئسچن مونږه کوؤ نو د دے د پاره ئے کوؤ چه د محکمے کارکردگی هم ښه شی او دیکښے بعضے مشکلات وی چه عوامو ته رامخامخ شی او هغوی مونږه ته راځی او کیدے شی چه هغه د وزیر صاحب په نوټس کښے نه وی راغلے نو مونږه دا غواړو چه د محکمے کارکردگی ښه شی او د دے د پاره دا کوئسچن

مونږه دغه کوؤ او د وزیر صاحب نه ما دا کوئسچن کړے وو چه په دے یو کال کښے دوئ څومره بهرتی کړے ده او په هغے کښے د هر ضلعے نه څومره خلقو Apply کړے وه او د هغوی مکمل ډیټیلز ما غوښتے وو، زه به ترے دا هم تپوس اوکړمه چه دوئ د ما ته دا اووائی چه دیکښے ډسټرکټ وائز که کانسټیبلز دی، که ډرائیورز دی او که وائرلس آپریټرز دی چه دیکښے ډسټرکټ وائز څومره Seats وو او بل دیکښے څومره Candidates دوئ سلیکټ کړل او څومره Candidates دوئ د انټرویوز او د ټیسټ د پاره راغوښتی وو۔ بل د ټیسټ او د انټرویو پروسیجر هم که لږ راته اووایئ ځکه چه د هغے باره کښے بعضے خبرے مونږ ته مخامخ راغلے دی نو که دغه دوئ لږ تفصیل مونږ ته راکړی جی۔

جناب سپیکر: سکندر حیات خان! دومره لوئے جواب ئے درکړے دے، دا خو پنځوس زره روپئ په دے یو جواب به لګیدلے وی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: دا به تاسو وئیلے هم نه وی، زما په خیال دا جواب به دوئ وئیلے هم نه وی۔ (قہقہہ)

ملک قاسم خان خٹک: یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں تمام بھرتیاں گورنمنٹ پالیسی کے مطابق کی گئی ہیں نو سر، زه کوئسچن د منسټر صاحب نه ستاسو په'تهرو' باندے دا کوم چه Whether he recruits these people on provincial level یا ډسټرکټ کیډر کښے دوئ کومه پالیسی اختیار کړے ده او هغے کښے د جنوبی اضلاع څومره کوټه وه جی؟

جناب سپیکر: ٹهیک شوه جی۔ جی آنریبل-----

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: دیکښے جی چه کوم کسان بهرتی شوی دی او زه دا ریکویسټ کومه چه چا پیپرے ورکړے دی نو هغه د اوکتلے شی۔

جناب سپیکر: دا خو دے وخت کښے سپلیمنټری سوال به کوئ او هغوی به۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: دا جی، دا نوټس کښے ستا سو را ولم چه په هغے کښے شپږ شپیته او اویا کسان دا سے دی چه د هغوی په پیپرو کښے د 'کا،کے،کی' فرق نشته۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی خان صاحب! دا۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: نه جی، دا خبره خو واؤرئ او زه خو په ریکارډ دا خبره را ولم کنه۔

جناب سپیکر: دا چونکه'کوئسچنز آور' دے ، فریش کوئسچن، دا څیز نه شی کیدے۔

جناب محمد علی خان: دیکښے ئے دا لیکلی دی کنه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکښے سپلیمنټری سوال اوکړئ جی۔

جناب محمد علی خان: دا ئے لیکلی دی کنه او د جز نمبر (ج) خبره چه ده، دا جز نمبر (ج) دغه ته تاسو اوګورئ کنه۔ "*گورنمنٹ پالیسی کے مطابق کی گئی ہے*" نو زه دا وایم چه هغه نه دی شوی او د ګورنمنټ د پالیسئ مطابق نه دی شوی۔ دیکښے چه کوئسچن هر رنګ جوړ شوے دے ، Answer او بیا تقسیم شوے دے نو په ټولو کښے هغه رنګ ئے ورکړی دی ګنی هغه پیپرے د اوکتلے شی چه هغے کښے د 'کی' او د 'کا' او د 'ہو' او د 'ہا' هم فرق نشته دے ، یو رنګ دی جی۔

جناب سپیکر: *جی محمود عالم صاحب۔*

جناب محمود عالم: *جناب سپیکر صاحب! یہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے بارے میں جو سوالات ہو رہے ہیں تو میں سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین ہوں اور یہ سوالات اس دن ریفر ہوئے ہیں اور اس میں کمیٹی کی انشاء اللہ 29 تاریخ کو میٹنگ ہے، اس میں انشاء اللہ اسکا فیصلہ ہم کر لیں گے۔ کیوں منسٹر صاحب کو جو ہے، وہ۔۔۔۔*

جناب سپیکر: *آپ اس کمیٹی کے چیئر مین ہیں؟*

جناب محمود عالم: جی ہاں، میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا چیئر مین ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہی سوال اس کو ریفر ہوا ہے؟

جناب محمود عالم: جی بالکل، یہ سارے سوالات آئے ہیں۔ انشاء اللہ 29 تاریخ کو وہ میٹنگ ہو رہی ہے تو یہ سارے مسائل ہم ان کے حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، جب یہ کوئسچن، Same Question ریفر ہوا ہے کمیٹی کو تو پھر ہمارے سیکرٹریٹ، دا تاسو بیا ولے راوستو؟

جناب محمود عالم: انشاء اللہ ہم نکال لیں گے، تو میں آنریبل ایم پی اے صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ 29 تاریخ کو آجائیں توانشاء اللہ اس کا مسئلہ ہم حل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی یاسمین ضیاء بی بی، چونکه دا کوئسچن۔۔۔۔

محترمہ یاسمین ضیاء: تهینک یو سر۔ زه خو جی ستاسو توجه دے طرف ته دغه کوم چه ډیپارټمنټ نه کوم کوئسچن غوښتلے شوے دے نو دیکښے خو وائی چه مونږ ډیټیل چه کوم دے، هغه دے سره لف دے خو زمونږ یو ممبر ته او فیمیل ته زما خیال دے چه هیڅ هم د دے ډیټیل نه دے راکړے شوے چه په دے ټوله لویه صوبه کښے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا دیکښے بی بی، د دے وضاحت د رته زه کومه، دا۔۔۔۔۔

محترمہ یاسمین ضیاء: او، د دے وضاحت د لږ او کړی جی۔

جناب سپیکر: دا په یو کوئسچن باندے ډیر لوئے خرچ راځی او دا مونږ نه اجازت غواړی نو صرف موؤر د پاره سو کاپیانے او د پارټی لیډرز له دا مونږه اجازت ورکوؤ۔ جی، لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تهینک یو سر۔ جناب سپیکر، زه د خپل معزز رکن جناب سکندر شیرپاؤ خان مشکور یم چه دوئ اکثر او دا ټول ملګری چه کوم کوئسچن کوی نو د هغوی مقصد هم دا وی چه د ډیپارټمنټ اصلاح اوشی او دوئ چه کوم تفصیل غوښتے دے او زه وایم چه دا دومره تفصیل سره جواب چه مونږ کوم ورکړے دے او کوم ریکارډ دوئ ته مونږ پیش کړے دے، اے ټو زیډ چه دوئ څه غوښتی دی نو هغه مونږ دوئ ته Provide کړل او په جواب

کښې دوئ اوس دلته کښې یو اضافي خبره اوکړه چه ډسټرکټ وائز، نو ډسټرکټ وائز دوئ په خپل کوئسچن کښې سوال نه دے کړے او که هسے ئے کړے وے نو بیا به مونږ ډسټرکټ وائز څه وو، هغه به مونږ جواب کښې ورکړی وو۔ څو پورے چه دوئ دا وائی چه پروسیجر څه دے نو پروسیجر خو جی، د دے دا دے چه دا ډیپارټمنټل سلیکشن کمیټی چه کومه ده نو هغه د دے سلیکشن کوی او دا د اپوائنټمنټس / پروموشنز رولز 1999 لاندے اسټبلشمنټ کمیټیانے جوړے کړے دی او هغه کمیټیانے چه کوم دی نو دا باقاعده، او بله دا خبره بار بار کیږی، دے ته جی تاسو اوګورئ چه مونږه دوه،دوه ځله دغه پوسټونه ایډورټائز کړی دی او په اخباراتو کښے او که د ډیپارټمنټ داسے څه خبره وی نو په وړومبی ایډورټائزمنټ به ئے خپل کار ویستے وو او دویم ایډورټائزمنټ ته ضرورت نه وو نو مونږ هم په دغه وجه دا ایډورټائزمنټ دوباره ورکړو چه ټول خلق خبر شی او د ټول پراونس نه دی۔ دا چه کوم جواب به تاسو هم کتلے وی چه په دیکښې په زرګونو تعداد کښې خلقو چه کومو Participate کړی دی او Applications ئے جمع کړی دی او د مختلف ډسټرکټس نه، نو د هغے مطابق بیا چه کوم د قانون مطابق کومه کمیټی ده او هغے بیا د دے سلیکشن کړے دے، د میرټ په بنیاد باندے او بیا هم جی، لکه زه دا حق لرم چه دا یو ځلے هم دغه Same Question تاسو کمیټئ ته ریفر کړے دے چه هغه به هغے کښې ډسکس شی نو په هغے کښې هم که د دوئ داسے څه خبره وی چه زما نوټس کښے نه وی نو هلته هم هغه کولے شی او مونږ به انشاءالله دا Solve کوؤ خو یو عرض لرم جی-----

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> جناب سپیکر، مونږه هم دا غواړو او ډیپارټمنټ کښے اصلاح راوستل غواړو او په ډیپارټمنټ کښے بعضے کیدے شی چه داسے خبرے وی چه هغه د وزیر صاحب په نوټس کښے هم نه وی نو هغه به مخامخ راشی او دے سره به د ډیپارټمنټ اصلاح اوشی۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل:</u> مونږ خو جی ورته ویلکم وایو۔ جناب سپیکر صاحب، زه خو هاؤس ته دا ریکویسټ کوم چه څومره ملګری کوئسچن کوی نو د ډیپارټمنټ د اصلاح د پاره وی خو دا یو عرض لرم چه هغه اصلاح صرف د کلاس فور پورے

محدود دہ، ډیپارټمنټ کښے خو نور هم ډیر څه کیدے شی چه په هغے کښے هم دا ملګری Help اوکړی چه بهائی، دا ډیپارټمنټ مخ په وړاندے څنګه بوځو، دا خلق به څنګه Facilitate کوؤ؟ خو چه هر ډیپارټمنټ باندے کله هم د اصلاح د پاره کوئسچن کیږی نو هغه صرف د کلاس فور د پاره کیږی چه بهائی دا صحیح شوی دی که نه دی شوی جی، او بل کم از کم یو ډیپارټمنټ ته کتل پکار دی چه نن ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ په دےCrucial حالاتو کښے چه څومره پبلک ته فائدے ورکړے دی نو دا د دے ګورنمنټ اعزاز دے چه که د پریویس ګورنمنټ ئے واخلے، د غریبو خلقو د پنځو مرلو کورونو والا باندے چه کوم Arrears پاتے وو، 193 ملین روپئ دی چه هغے نه تقریباً ایک لاکھ او نو هزار خلق چه کوم دے Beneficiaries دی نو د هغے نه، دا دے ګورنمټ ته او دے ډیپارټمنټ ته کریډټ ځی چه دے خلقو ته ئے دا ریلیف ورکړو۔ (تالیاں)

دے نه علاوه په دیکښے چه څومره مونږ Resources کړی دی او نن تاسو په صوبه سرحد کښے دغه ګورئ چه ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ ښکاری، د هغے نه مخکښے دا پوزیشن به وو جی چه خلقو به وئیل چه ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ خو صرف د افیون ټهیکو د پاره دے او بس د دوئ دغه ډیوټی دہ، نن تاسو اوګورئ چه په یو کال کښے تقریباً مونږ 245 کلو چرس نیولی دی، ډیپارټمنټ پندره کلو هیروئین نیولی دی۔ د هغے نه علاوه په دیکښے چه کوم Improvement مونږ راوستے دے او بیا د ټولو نه غوره خبره چه په تیر کال 2008 او 2009 کښے چه انتهائی Crucial حالات وو نو زمونږ په دے صوبه کښے او هر طرف ته چه کوم د لاء اینډ آرډر سیچویشن وو نو په هغه حالاتو کښے واحد دا یو ډیپارټمنټ دے چه هغه په داسے حالاتو کښے چه کوم سو فیصد ټارګټ د ریکوری وو نو هغه ئے Achieve کړے دے نو کم از کم دغه ملګرو ته خواست دے چه زمونږ په دیکښے هم لږه حوصله افزائی کوئ نو مونږ به انشاءالله Encouragement کښے راځو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیرآبکاری و محاصل: او مونږ به وړاندے ځو او زه به د سکندر شیرپاؤ صاحب او د ټولو ملګرو ډیر ممنون یمه او د دوئ چه څه کوئسچنز وی نو مونږ ورته ویلکم وایو۔

Mr. Speaker: Satisfied ji?

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: او جی، مونږه هم غواړو چه ډیپارټمنټ دومره ښه کارکردګی کړے ده نو چه ایریاز کښے هم د دے کارکردګی ښه شی، دا خاص کر ریکروټمنټ باندے چه کوم دغه کیږی نو دا هسے هم دوئ دغه کړو نو که دا Thrash out شی، هم دغه کمیټئ ته ریفر شوی دی نو که دا هغے سره Club کړئ تاسو جی نو لږ به هغلته کښے Thrash out شی او خبره به راواوځی ځکه دیکښے بعضے داسے Irregularities شوی دی چه هغه د وزیر صاحب په نوټس کښے نشته خو لاندے بعضے خلقو داسے کړی دی چه هغے سره د دوئ بدنامی کیږی لګیا ده۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 767, هم دا دے کنه؟

وزیرآبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، Already same Question کمیټئ ته تلے دے نو بیا څه ضرورت دے جی؟ کمیټئ ته تلے دے-----

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آنریبل چیئرمین صاحب څه وائی، یہی کوئسچن آیا ہے؟

وزیرآبکاری و محاصل: Same، هم دغه کوئسچن دے جی، ما خو تاسو ته عرض اوکړو چه هغه ټول پکښے راځی۔

جناب محمود عالم: جی سپیکر صاحب، یہی کوئسچن ہے۔ انشاءاللہ 29 مارچ کو میں نے کمیٹی کی میٹنگ بلائی ہے، اس میں انشاءاللہ جتنے بھی آنریبل ایم پی ایز صاحبان ہیں، وہ وہاں پر آجائیں، 29 مارچ کو انشاءاللہ اس پر بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: تاسو هم هغے ته راشئ کنه، د دغه کمیټئ اجلاس ته به تاسو هم راشئ۔ تھینک یو جی۔

## غیر نشاندار سوال اور اسکا جواب

729 _ انجینئر جاوید اقبال ترکئی: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں تمباکو سیس (Tobacco Cess) باقاعدگی سے وصول کیا جارہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) تمباکو سیس کی مد میں ضلع صوابی سے ہر سال کل کتنی ریونیو حاصل ہوتی ہے؛

(ii) تمباکو سیس کی آمدن سے ضلع صوابی کی ترقی پر کتنا فیصد خرچ کیا جاتا ہے، نیز مذکورہ رقم کہاں اور کس کے ذریعے سے خرچ کی جاتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) ہاں۔

(ب) (i) ضلع صوابی سے گزشتہ تین سالوں کے دوران تمباکو سیس کی مد میں مندرجہ ذیل آمدن حاصل ہوئی:

| مالی سال | ملین روپے |
|---|---|
| 2005-06 | 135.234 |
| 2006-07 | 97.34 |
| 2007-08 | 101.23 |

(ii) ضلع صوابی سے تمباکو سیس کی آمدن 100% ضلع صوابی میں خرچ ہوتی ہے اور حاصل شدہ رقم مندرجہ ذیل نوعیت کے کاموں میں استعمال کی جاتی ہے:

(1) صوبے کے تمباکو کو اگانے والے علاقوں کی سڑکیں اور ہائی ویز کی نگہداشت اور فصلات کے بچاؤ کے اقدامات۔

(2) دیگر ایسے اقدامات جس سے صوبے میں تمباکو پیداوار کو فروغ حاصل ہو اور رقم کے خرچ کا طریقہ کار تمباکو ترقیاتی سیس (استعمال) ضابطہ 2007 میں فراہم کیا گیا ہے جس کے اندر سیس کی رقم صرف تمباکو پیداواری اضلاع میں خرچ کی جاتی ہے۔ رقم کی تقسیم اور خرچ کیلئے ایک کمپنی زیر نگرانی وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد عمل میں لائی گئی ہے جو مذکورہ مقاصد کیلئے خرچ کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں تمام تمباکو پیداواری اضلاع کو مذکورہ ضابطہ کے مطابق نمائندگی دی گئی ہے۔ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق تمباکو پیداواری اضلاع کے جن حلقوں میں تمباکو کاشت ہوتا ہے، ان حلقوں کے ارکان اسمبلی کو انکے حسب ترتیب حلقوں کے

بارے میں بتایا جاتا ہے اور وہ جو سکیمیں مذکورہ رقوم سے پوری کرنی چاہیں، وہ براہ راست مقامی حکومت کو مطلع کرتے ہیں اور اس طرح اس مد میں رقم کو خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

## نکتہ اعتراض

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ رول 51 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، آپ اگر رول 51 دیکھیں سر، Before یہ کہ آپ جب یہ Leave applications ہاؤس کو Put کریں تو اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی، ایک منٹ۔

Mr. Abdul Akbar Khan: "If a Member is absent, without leave of the Assembly, for forty consecutive days of its sitting, the Speaker shall bring", Sir, this is very important point -----

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! دا لږ واؤرئ جی، دا لږ واؤرئ۔

جناب عبدلاکبر خان: سر، یہ Restriction آپ پر ہے، اس سیکرٹریٹ پر ہے کہ:

"If a Member is absent, without leave of the Assembly, for forty consecutive days of its sitting, the Speaker shall bring the fact to the notice of the Assembly and there upon any Member may move that the seat of the Member who has been so absent be declared vacant."

تو جناب سپیکر، یہ Onus آپ پر ہے، اگر آپ کے خیال میں اس ہاؤس میں کوئی ممبر بھی چالیس دن سے زیادہ تک Consecutively absent رہا ہو اور آپ کی جو رجسٹر ہے جس میں ڈیلی حاضری لگتی ہے اور جب کوئی ممبر نہیں آتا تو وہاں پر Absent ڈیکلیئر کیا جاتا ہے، اگر کوئی ممبر چالیس Consecutive days تک اس اسمبلی کے اجلاس Attend نہ کرے تو جناب سپیکر، پھر آپ کسی ممبر کو کہیں گے کہ وہ موو کرے اور آپ اس کی سیٹ کو Vacant ڈیکلیئر کیا جائے اور پھر جب اس میں آپ نمبر (2) پر آئیں:

"If the seat of the Member is declared vacant, the Secretary shall cause a notification to that effect to be published in the Gazette and forward a copy of the notification to the Chief

Election Commissioner for taking steps to fill the vacancy thus caused.” جناب سپیکر، اس میں نہ تو Reference کی ضرورت ہے، چیف الیکشن کو یعنی آپ کا سیکر ٹریٹ ایک نوٹیفیکیشن نکال دے گا کہ اس آدمی کی سیٹ، چونکہ چالیس دن تک متواتر اسمبلی کے اجلاس سے غیر حاضر رہا ہے، اس لئے اس کی سیٹ کو Vacant ڈیکلیئر کیا جائے اور پھر چیف الیکشن کمشنر اس پر الیکشن کرائے گا تو ہمیں پتہ نہیں اور آپ کے سیکر ٹریٹ کو زیادہ پتہ ہوگا کہ کیا ایسا کوئی شخص اس ہاؤس میں ہے، آنریبل ممبر، جو چالیس دن تک Consecutive اس ہاؤس سے Absent رہا ہے اور اگر Absent رہا ہے تو پھر جناب سپیکر، آپ کسی بھی ممبر کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ موشن موو کرے کہ وہ سیٹ Vacant ڈیکلیئر ہو جائے۔ This is my point of order, Sir and I want ruling on this. کہ آپ کے سیکر ٹریٹ کو ہم سے زیادہ پتہ ہوگا کہ کوئی رہا ہے یا نہیں رہا ہے اور اگر نہیں رہا ہے تو پھر تو ٹھیک ہے اور اگر رہا ہے تو پھر-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے اس پوائنٹ آف آرڈر پر، آپ جن کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، آج ان کی فلکس پر مجھ سے Leave مانگنے کی درخواست کی گئی ہے، جناب سردار ثناء اللہ خان میانخیل، تو اس میں Next, coming اس کیلئے میں اپنی رولنگ Reserve کرتا ہوں، اس کو پورا کرتے ہیں، سٹڈی کرتے ہیں کہ اس کی کیا Status بنتی ہے، فی الحال میں معزز اراکین، بی بی! آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں، ایک چیز تو ختم ہو جائے نا-----

<u>جناب عبدلاکبر خان:</u> آپ نے چونکہ رولنگ سر Reserve کر دی ہے اس لئے اس کی جو Leave application ہے، آج تو Entertain نہیں کریں جب تک میرے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی Ruling نہ آ جائے۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، قصہ نہ سنائیں، پوائنٹ آف آرڈر مجھے بتا دیں کیا ہے؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> میری قوم خٹک اور وزیر شادی خیل قبائل-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھ جائیں، ابھی اس وقت پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: جن معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہے ان میں: جناب احمد خان بہادر صاحب ایم پی اے، جناب عبدالستار خان صاحب ایم پی اے یہ 11 مارچ 2010 کیلئے اور میاں نثار گل صاحب 11 مارچ تا 25 مارچ 2010 اور سردار ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 11 مارچ، یعنی آج تا اختتام اجلاس اور یہ ابھی آپ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے اپنی رولنگ Reserve کی ہے تو اس کو آپ چھٹی نہیں دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک منٹ جی۔ میرا چھٹی سے کوئی وہ نہیں ہے، اگر آپ کے سیکرٹریٹ کو یہ پتہ ہے کہ چالیس دن ہو گئے ہیں کہ He is absent، پھر تو میری والی موشن ہے، تو پھر اس میں تو کوئی بات ہی نہیں ہے، پھر وہ موشن تو کریں گے کیونکہ اگر یہ Onus سیکرٹریٹ پر ہے، ہم پر نہیں ہے آپ پر ہے اور اگر آپ کو پتہ ہے کہ He is absent for forty consecutive days تو پھر آپ ہاؤس سے پوچھیں گے کہ موشن موو کی جائے تاکہ اس کی سیٹ کو Vacant ڈیکلیئر کیا جائے، اس لئے میری گزارش ہے کہ آج تو اس نے Application آپ کو بھیجی ہے اور ہم سب کو آپ نے کہا، وہ تو ہم ایڈمٹ کرتے ہیں اور آپ کو Application بھیجی ہے، میں آج سے پہلے کی بات کر رہا ہوں، آج کی بات نہیں کر رہا ہوں، ہاں اگر اس نے گزشتہ اجلاس کی مانگی ہو تو پھر الگ بات ہے۔

جناب سپیکر: اس کو بعد میں Countdown کرتے ہیں اور میں نے Reserve اسی لئے کی ہے کہ پورے Facts میرے سامنے آجائیں لیکن ابھی چونکہ اس کی طرف سے مجھے Receive ہوئی ہے کل، تو فی الحال اس کو Leave کیلئے آگے بڑھاتے ہیں، اب ہاؤس کی مرضی ہے کہ وہ دینا چاہتا ہے یا نہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

Mr. Abdul Akbar Khan: For today and onward.

Mr.Speaker: Today and onward. It is for today; it is from 11th March till end of the Session, انہوں نے اس طرح ریکویسٹ کی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر، آپ کے پاس۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

مفتی کفایت اللہ: کیا آپ کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ پچھلی چھٹی دے دیں؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ ہاؤس کے پاس ہے، میرے پاس نہیں ہے۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں میں عرض کرتا ہوں نا، ہاؤس کو ہم لا رہے ہیں، آپ کے پاس ایک درخواست آ گئی ہے اور وہ اجلاس سے پہلے آ گئی ہے، اس کو آپ چھٹی دے رہے ہیں اور اگر ہم یہ درخواست کریں کہ ان کی پچھلی غیر حاضریوں کو چھٹی میں Convert کریں تو اس میں کیا قباحت اور مشکلات ہیں؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، وہ تو اس لئے-----

مفتی کفایت اللہ: نہیں میری ابھی بات جاری ہے، جناب سپیکر صاحب-----

جناب عبدالاکبر خان: آپ کی درخواست اس سے-----

مفتی کفایت اللہ: میری بات تو ابھی جاری ہے نا، میری بات جاری ہے-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب سے اس بارے میں پوچھتے ہیں، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب-----

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں عبدالاکبر خان سے درخواست کرونگا کہ یہ ہمیں علمی طور پر یرغمال نہ کریں اور مہربانی فرمائیں اگر اس کی کوئی صورت بنتی ہے تو خواہ مخواہ اپنے Colleague کی سیٹ کو Vacant کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ ہمیں اس کی عزت کرنی چاہیئے اور آپ کے پاس اختیار ہے کہ پچھلی غیر حاضریوں کو حاضریوں میں تبدیل کر دیا جائے اور جب ایوان کہے گا تو مجھے امید ہے کہ اسمیں کوئی قباحت بھی نہیں ہوگی اور نہ کوئی آئینی رکاوٹ ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، جناب لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میری آپ سے اور ایوان سے یہ گزارش ہوگی کہ میرے خیال میں ابھی Applications بھی آئی ہیں اور Applications کے Contents بھی آپ نے پڑھنے ہیں، پھر جو ریکارڈ ہے اسمبلی کا، وہ بھی چیک کرنا ہے تو I think you should take your time، اس کے اوپر ایک ایسا Opinion، ایسی Judgment، ایسی رولنگ دیں جو کہ Informed ہو تو میرے خیال میں اس کو Reserve کر کے Next اس میں انشاء اللہ اگر اس ایشو کو اٹھانا پسند کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

(شور)

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، آپ نے ہاؤس میں-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> مفتی صاحب! میرے خیال میں آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پہ Raise کیا اور مجھے بھی بولنے دیں-----

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، میں گزارش کرتا ہوں کہ جواب میں-----

<u>جناب سپیکر:</u> جواب در جواب یہ چلے گا، سارے ہاؤس کا ٹائم آپ دونوں لیں گے، اس میں میری رولنگ Reserved ہے، آپ دونوں بیٹھ جائیں-----

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، جب مجھے آپ بیٹھنے کا کہتے ہیں تو پھر ان کو-----

<u>جناب سپیکر:</u> ان کو بھی منع کیا ہے، انکو بھی بٹھا دیا ہے۔

## تحاریک التواء

<u>جناب سپیکر:</u> 'ایڈ جرنمنٹ موشنز' -----

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> نصیر محمد خان کے بعد۔ آپ بولیں جی، نصیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ میری درخواست پہ آپ نے غور فرما کر آج اس چیز کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر، پہلے اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کے تقریباً ایک ہزار نو سو نوے لوگوں کو کمانڈنٹ ایف سی نے Dismiss کر دیا ہے جس میں تقریباً صوبہ سرحد کی تمام قومیں شامل ہیں، مروت قوم بھی ہے، خٹک قوم بھی ہے، وزیر قوم بھی ہے، مہمند قوم بھی ہے اور ان کے جوان جو ایف سی میں پچھلے چند دنوں سے ایک آپریشن میں مصروف تھے اور آپریشن سے آنے کے بعد جب وہ اپنے اپنے کیمپوں میں گئے تو ان کو اطلاع ملی کہ ان کو برخاست کر دیا گیا ہے۔ انکی جو سٹوری ہے، اگر ان کو سنایا جائے تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ جہاں پہ ان کو بھیجا گیا تھا، تقریباً تین چار دن تک نہ ان کو پانی ملا ہے اور نہ ان کو کھانا ملا لیکن ان جوانوں نے اپنے افسران بالا کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے وہاں پہ ایک کامیاب آپریشن بھی کیا ہے اور کامیابی کی صورت میں شاباش ملنے کی بجائے ان کو برخاست کیا گیا جس پہ میں پورے ایوان سے آپکے توسط سے درخواست کروں گا کہ چونکہ یہ ایف سی اس وقت ہماری وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے اور افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ

ہمارے یہاں پہ اکثر جو سیاسی رہنما ہیں، وہ ہمارے صوبائی علمبر دار بھی ہیں اور صوبائیت کی بات بھی کرتے ہیں۔ ایف سی جو کسی زمانے میں صوبہ سرحد کی پولیس کے ساتھ وابستہ تھی اور صوبائی حکومت کے زیر انتظام تھی تو اس کو صوبائی حکومت سے لیکر وفاق نے اپنے زیر انتظام کر دیا، اپنے ان علاقوں اور اپنے ان صوبوں کو کنٹرول کرنے کیلئے میری بھی درخواست ہو گی کہ یہ صوبائی اسمبلی وفاق سے پرزور مطالبہ کرے کہ ایف سی کو دوبارہ صوبہ سرحد کے زیر انتظام اور کنٹرول میں دیا جائے اور ساتھ ساتھ جن جوانوں کو ایف سی سے نکالا گیا ہے تو اس کی مذمت کرتے ہوئے ان کو دوبارہ اپنی پوسٹوں پر لگایا جائے اور کمانڈنٹ صاحب، جہاں تک ہم نے ان کے متعلق سنا ہے، وہ ایک اچھے آفیسر ہیں لیکن سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے کس جذبے کے تحت ان کو برخاست کرتے ہوئے ان کو اپنے گھروں کو بھیجنے کے احکامات جاری کر دیئے؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان جوانوں کو انعام ملتا تو انعام میں ان کو گھر بھیجنے کا سند دے دیا گیا ہے تو میری آپکے توسط سے اس پوری ایوان سے یہ درخواست ہو گی کہ وہ وفاقی حکومت سے یہ پرزور مطالبہ کرے کہ صوبہ سرحد کے ان جوانوں کو دوبارہ اپنی اپنی پوسٹوں پر لگایا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> منور خان صاحب! د دے پہ تائید کبنبے۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو، سر۔ جیسے کہ نصیر محمد خان نے تحریک التواء پیش کی ہے اور حقیقت میں مجھے بھی کچھ عجیب سا لگا ہے کہ گورنمنٹ ایک طرف ڈسٹرکٹ وائز لیوی بھرتی کر رہی ہے اور بے روزگاری کو ختم کر رہی ہے، اس کی وجہ یہ بتا رہی ہے کہ یہ دہشت گردی اس صوبے میں پھیلی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ بے روزگاری ہے تو اس سلسلے میں جنہوں نے آٹھ نو سو اور تقریباً ہزار کے قریب لوگوں کو انہوں نے نکالا ہے اور دوسری عجیب بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو جس طرح بھرتی کیا جا رہا ہے اور جس طرح ان سے ڈیوٹیاں لی جا رہی ہیں لیکن اگر آپ ان کی Accommodation جہاں پہ ان کی رہائش ہے تو ان کو نہ چارپائی ملتی ہے اور فرشوں پہ وہ پڑے رہتے ہیں اور اس کے باوجود اسمبلی کے فلور پہ یہی کہتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف ہماری جو مہم تھی، وہ کامیاب ہو گئی، جیسا کہ سوات کا ذکر کرتے ہیں اور جنوبی وزیرستان کا ذکر کرتے ہیں اور ان علاقوں کا جو ذکر کرتے ہیں تو انہی ایف سی کے لوگوں نے، انہی جوانوں نے ان دہشت گردوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے، بلکہ ان کا مقابلہ کیا ہے لیکن اگر کوئی معمولی سی غلطی ان لوگوں سے ہو جائے اور اسمیں عجیب بات یہ ہے کہ تقریباً پندرہ پندرہ سال، دس دس سال کے لوگ اس سروس میں ہیں، اگر آپ ایک ہی آرڈر پہ ان سب کو ختم کرتے ہیں تو میرے خیال میں یہ دوبارہ، جیسے یہ

دہشت گردی کے خلاف لگے ہوئے ہیں تو مجھے یہی خوف اور ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں یہ لوگ دوبارہ ان کے ساتھ نہ مل جائیں، تو نصیر محمد خان کی التواء کی جو تحریک ہے، اس کی میں پرزور تائید کرتا ہوں بلکہ میرے خیال میں یہ صرف میری نہیں ہے اور نہ نصیر محمد خان کے ڈسٹرکٹ کی ہے بلکہ میرے خیال میں تقریباً سارے جتنے بھی ایم پی ایز یہاں بیٹھے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ میں یہ لوگ Affect ہوئے ہیں اور میں آپکے توسط سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ان سے معمولی غلطی ہوئی ہے تو ان کو معاف کیا جائے اور ان کو دوبارہ سروس پہ لگایا جائے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ان کے بعد، جناب وجیہہ الزمان صاحب۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر، میں منور خان صاحب کی بات کو سیکنڈ کرتے ہوئے ان 'ٹرینڈ' لوگوں کو دہشت گردوں کے ہاتھ میں ہمیں Hot cake کے طرح نہیں دینا چاہیئے۔ اسی حوالے سے میں آپکی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک ناخوشگوار واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو کہ ہمارے ہزارہ، جس طرح سوات پہلے بڑا پر سکون علاقہ تھا تو اسی طرح ہمارا ہزارہ بھی بہت پر سکون علاقہ تھا لیکن وہ دہشت گردی کی لہر سوات سے ہوتی ہوئی کل میرے حلقے میں جا پہنچی۔ اس سے کچھ دن پہلے مانسہرہ اور بالاکوٹ میں یہ واقعہ ہوا اور کل میرے حلقے میں ہوا ہے، اس کے بعد یہ ایک عام تاثر سننے میں آرہا ہے کہ جی کالاڈھاکہ میں آپریشن کرانا چاہتے ہیں اس لئے یہ سب کچھ کیا جارہا ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جہاں بھی آپریشن ہوتا ہے تو اس پہ اخراجات اٹھتے ہیں تو ہمارے ملک کی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ہم مزید ایسے آرمی آپریشنز کو Afford کرسکیں اور جہاں بھی آرمی آپریشن ہوتا ہے تو وہاں پہ Collateral damage ہوتا ہے اور اس کے جو اثرات ہوتے ہیں وہ باہر نکل کر پھر جو معصوم، مظلوم اور بے قصور لوگ ہوتے ہیں، ان پہ اس کا اثر پڑتا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ایک تو یہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جتنا بڑا Budgeting کیا جارہا ہے اگر اسی Budgeting کو Properly ہم Utilize کرکے بے روزگاری کی طرف لے آئے تو اگر روزگار ان کو مل جائے تو شاید دہشت گردی بہت کنٹرول ہو جائے، تو اس میں اب یہ بات جو کر رہے ہیں کہ کالاڈھاکہ کی، میرا اپنا اندازہ ہے کہ پہلے بھی یہ بات اٹھی تھی کہ وہاں پہ دہشت گرد ہیں اور وہاں پہ ایک دہشت گرد کا نام سامنے آیا تھا جس پہ علاقے کے عمائدین جمع ہوئے تھے، نمروز خان صاحب میرے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی موجودگی میں وہاں

پہ لوکل لشکر تشکیل دیا گیا اور اس کو وہاں سے باہر نکال دیا گیا، تو میری یہ گزارش ہے کہ ایسا کوئی بڑا Serious step لینے سے پہلے اگر علاقے کے عمائدین بیٹھیں اور ان کو یہ ٹاسک سونپا جائے کہ وہ Locally اپنے علاقے کو ٹھیک کریں، اگر وہ نہیں کر سکتے تو پھر وہ حکومت سے رابطہ کریں کہ جی، ہمیں آپریشن کی ضرورت ہے تو ان کے مشورے سے اور ان کے اعتماد میں آپریشن کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ نہ ہماری حکومت کے پاس وسائل ہیں اور نہ ہمارے حالات اس چیز کی اجازت دیتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، یہ جو تحریک التواء ہے، اس کے متعلق مختصراً میں یہ کہنا چاہونگا کہ اسمیں کئی قوموں کی نہ صرف نمائندگی ہے بلکہ ایک پلاٹون میں 43 کے قریب افراد آتے ہیں تو اس طریقے سے اگر ہزار افراد ہوئے تو کم از کم یہ پچیس، تیس پلاٹونز بنتی ہیں اور ان پچیس، تیس پلاٹونوں کو اگر اس بے دردی سے ہم فارغ کرتے ہیں، اخبارات میں جو ذکر آیا تھا تو ان پہ یہ چارج تھے کہ آپ کو رات کے وقت Call کیا گیا تھا سوائے ایک پلاٹون کے باقی پلاٹونیں آئیں نہیں تو اس کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ سیکورٹی فورسز جتنی بھی ہے، ان سے Evening onward کہا جاتا ہے کہ آپ Movement نہ کریں، تو ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ شام کے بعد ہمیں ایک آرڈر ملا ہے تو آیا ہم اس میں موو کر سکتے ہیں؟ نمبر دو یہ کہ Removal from Service Ordinance جو ہے، وہ تو پریذیڈنٹ نے پہلے ہی ختم کر دیا ہے، اگر انہوں نے ختم کر دیا ہے تو All of a sudden یہ انہوں نے کس طریقے سے، اگر گورنمنٹ سرونٹ ہوتا ہے، کوئی رولز اس پہ Apply ہوتے ہیں، All of a sudden اگر انہوں نے With a stroke of pen ان کو ختم کر دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی ظلم ہو گا لیکن چونکہ یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے تو گورنمنٹ سے میری درخواست ہو گی کہ ایک متفقہ ریزلیوشن لے آئے اور فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوادے تاکہ ان کی جلد بحالی ہو سکے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معاملے کے حوالے سے یہ عرض کرونگا کہ جب کوئی آدمی ملازمت کیلئے درخواست دیتا ہے تو اس کی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے اور مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے تب جا کر اس کو ملازمت ملتی ہے اور ایک ایسی پلاٹون کو جس نے دو تین دفعہ آپریشن میں حصہ لیا اور بہت سے نوجوان شہید ہوئے، زخمی ہوئے اور وہ وفادار تھی اس صوبے کی، اس ملک کی اور سینکڑوں

لوگوں کو بلاوجہ ملازمت سے برطرف کر دیا گیااور اس سے پہلے Elite Force سے کوئی بتیس نوجوانوں کو اسی مہینے میں برطرف کر دیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے۔

جناب سپیکر، آج لوگ ہم سے اور حکومت سے روزگار مانگ رہے ہیں اور بے روزگاری کی ایک انتہا ہے تو جب روزگار دینے کی بجائے ان لوگوں سے ان کا روزگار چھین لیا گیا تو سینکڑوں لوگوں کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے ہو جائیں گے تو میں یہ درخواست کرونگا صوبائی حکومت سے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ ان لوگوں کو دوبارہ فی الفور روزگار دیا جائے تاکہ عوام کا اعتماد حکومت پر بحال ہو جائے۔

جناب سپیکر، آج یہ بات میں آپ سے ضروری سمجھتا ہوں کہ موجودہ دو سالہ دور حکومت پورا ہو گیا ہے اور جو الیکشن کل پنجاب میں ہوا تو وہاں پہ جو ٹرن آؤٹ تھا اور عوام کی جو عدم دلچسپی تھی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت عوام کو ریلیف دینے میں ناکام رہی تو عوام کا اعتماد حکومت سے اٹھ جائے گا۔ حکومت اگر کوئی اچھا کام کرے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے تمام معزز ممبران کی عزت بڑھے گی اور ہم اچھے کام میں حکومت کا ساتھ دیں گے اور اگر حکومت کی طرف سے کوئی غلطی ہو گی تو قطعاً ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ یہ blame گورنمنٹ پر ہو، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر جتنے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور جتنے ذمہ دار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس صوبے سے تعلق رکھنے والے عوام کو ریلیف دینے کی بجائے ان سے ان کا روزگار نہ چھینیں۔ شکریہ جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی قلندر خان لودھی صاحب، اس پہ آپ بھی بولنا چاہتے ہیں؟ جی بسم اللہ۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر، جیسا کہ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے کہ یہ بتیس جوان Elite Force سے نکالے گئے ہیں، یہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد سے نکالے گئے ہیں، یہ تقریباً ایک آدمی اپنے دس، پندرہ آدمیوں کی کفالت کرتا تھا اور یہ ان کو پال رہا تھا، تو اس سے کتنے گھرانے متاثر ہو گئے ہیں؟ اور اب جو ایک ہزار کے متعلق بات آئی ہے جو کہ انتہائی قابل افسوس بات ہے کہ ملازمتیں کتنی مشکل سے ملتی ہیں اور کتنے مرحلے عبور کر کے اس پر آتے ہیں تو ایک جنبش سے سب کو نکال دینا بغیر کوئی Reason بتائے اور پھر یہ ہے کہ اس میں کچھ ٹائم دیا جاتا ہے کسی کو، اگر کسی میں کوئی فرق ہے بھی تو اس کو پہلے کوئی وارننگ دی جاتی ہے، یہ ایک دفعہ سب لوگوں کو نکال دینا تو میری سمجھ سے باہر ہے جناب والا، یہ بڑی زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی سر۔ سب سے پہلے اس ہاؤس کے فلور پہ ہم یہ Acknowledge کرتے ہیں کہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کا Ongoing operation جو ہے اور جتنا ہو چکا ہے، اس صوبے میں، پاٹا میں، مختلف حصوں میں اور اس کے بعد عمومی طور پر پاکستان آرمی، فرنٹیئر کانسٹیبلری، فرنٹیئر کور سب نے جو کردار ادا کیا ہے، وہ قابل تحسین ہے اور قابل ستائش ہے۔ فورسز کے جناب والا، اس فرض کا موازنہ، آپ Civil کے دوسرے محکموں کے ساتھ نہیں کر سکتے، فورس جو ہے وہ ڈسپلن کے اوپر Maintain ہوتی ہے اور جب بھی ڈسپلن میں معمولی سی بھی ادھر ادھر ہو جائے تو پھر فورس فورس نہیں رہتی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ وفاقی حکومت کا ادارہ ہے، As such ہم اس کے اوپر اثر انداز نہیں ہو سکتے لیکن ٹھیک ہے ایک قرارداد کی شکل میں ہم لوگ ایک سفارش کر سکتے ہیں لیکن میرے خیال میں چونکہ یہ ایک فورس ہے تو اس میں Political interference اس وقت بالکل نامناسب ہے۔ دوسری بات یہ کہی گئی کہ ان کو چارپائیاں نہیں دی گئیں اور یہ زمینوں پہ اور ٹینٹوں میں سوتے ہیں تو جب آرمی آپریشن ہوتا ہے، اس قسم کے آپریشنز دنیا کے کس خطے میں چل رہے ہوں تو کسی بھی آرمی کو بیڈ وغیرہ ساتھ لے کر جنگوں پہ نہیں جانا ہوتا اور تمام لوگ جو ہیں وہ زمین پر ہی سوتے ہیں کیونکہ They have to fight اور یہاں پر آرام کرنے کیلئے کوئی نہیں آیا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر بات کی گئی ہے کہ مانسہرہ اور کالا ڈھاکہ میں کوئی ملٹری آپریشن پلان کیا جا رہا ہے، یہ بالکل قیاس آرائیاں ہیں اور غلط قیاس آرائیاں ہیں، ایک تو پاکستان کی فوج اتنی فارغ نہیں ہے کہ ہم یعنی خواہ مخواہ جا کر کہیں پر ملٹری آپریشنز کریں، تو یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ انشاء اللہ ہم انہیں Assure کرتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ لوگ جو Dislodge ہوئے ہیں باقی ایریاز سے، سوات سے، باجوڑ سے اور دوسرے ایریاز سے تو Obviously یہ Safe haven کیلئے یہ اور بھی علاقے ڈھونڈیں گے اور وہاں پر جائیں گے لیکن پولیس اور باقی جو آرمی کے ادارے ہیں، وہ انشاء اللہ ان کو Track Down کریں گے and we will get them، تو میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں کسی قسم کی Political Interference جو ہے، اس میں نہیں کرنی چاہیئے۔ تھینک یو، جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔ میاں افتخار صاحب واورہ، دہ پسے بہ تاسو۔ جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: رښتیا خبرہ دہ چہ ډیرہ اهم مسئلہ دہ او زمونږ وزیر صاحب ډیر مناسب جواب ورکړو۔ دوئ دوہ درے خبرے ډیرے Sensitive اوچتے کړے دی او رښتیا خبرہ دہ چہ مونږ د یو ذمہ وار پہ حیثیت او د ملک حالاتو تہ کتل غواړو او ډیر سیریس حالات دی، کہ چرتہ پہ دے شکل باندے مونږہ پہ فورسز کښے مداخلت شروع کړو نو هغوی بہ د خپل کار کولو نہ پاتے شی او داسے ممکن نہ دہ چہ د یو سړی بہ ډیوټی وی او دهشت گردو سرہ بہ مقابلہ کوی او هغہ بہ د هغے نہ انکار کوی نو د دے خبرے گنجائش نشتہ دے۔ دا نن مونږ د ایف سی خبرہ کوؤ، سبا بہ د پولیس خبرہ کوؤ، بلہ ورځ بہ د فوج خبرہ کوؤ نو هرہ ادارہ د خپل خپل کار تہ پریښودے شی او دا ضروری خبرہ دہ چہ مونږ پہ هر څہ کښے د انصاف تقاضے پورہ کولو حق لرو خو داسے خبرہ کول چہ هغہ یو عملی شکل تہ تلے وی او هغوی دا خبرہ کړے وی او دوئ تہ یو حکم شوے وی او حکم نہ انکار شوے وی او مونږ فورس تہ دا خبرہ ټارگټ کړو چہ کہ چا انکار هم کړے وی نو خیر دے بیروزگاری دہ نو دا مناسب خبرہ نہ دہ، دغہ ځایونو کښے بہ نور خلق چہ کوم دی، بیروزگارہ بہ پہ روزگار شی او د دغہ ځائے حقدار بہ هغہ ځائے تہ لاړ شی۔ دا یوہ خبرہ جی ډیرہ Sensitive دہ او د کالا ډهاکہ خبرہ اوشوہ نو زہ دا یوہ خبرہ ډیر پہ صفایئ سرہ کول غواړم چہ چرتہ چرتہ دهشت گرد وی نو دا پہ دے خبرہ نہ شی معاف کیدے چہ گنی دغلتہ بہ د دهشت گردئ خلاف کارروائی کیږی نو دے نہ بہ نقصان کیږی یا بہ بل څہ کیږی، مونږہ لس کالہ د دے خبرو انتظار اوکړو نو دے سرہ دهشت گردی مضبوطہ شوہ او چہ کومو کومو علاقو نہ بہ دا آواز راااوچتیدو نو هغہ علاقہ پہ هلہ پہ آرام شوہ چہ هغوی سرہ د بال بچ د هغہ ځایونو نہ کډہ اوکړے، لهذا د وخت د مناسبت او د نزاکت سرہ هر یو الفاظ چہ کوم دی اهمیت لری۔ بالکل مونږ دا خبرہ کوؤ چہ بے گناہ او معصوم خلقو تہ پہ هیڅ قیمت نقصان رسول نہ غواړی خو چہ چرتہ دهشت گرد دی نو هغہ یو ځائے کښے معاف کول نہ غواړی۔ کہ نن هم مونږہ یو زرہ داسے پناہ ورکړہ نو دا دهشت گرد بہ هغہ ځائے تہ ځی، زہ نن د ضلع دیر بالا د ملگرو مثال

ورکول غواړم، یو ورځ د هغوی خبره وه او دوئ راغلل چه په دیر بالا کښے مونږ جرگه کړے ده او خدائے ته اوگورئ چه هلته کښے کارروائی مه کوئ او هر څه برابر دی نو ما ملگرو ته خبره په گوته کړه چه کوم خلق دهشت گرد وو نو هغوی دیر بالا ته تلی دی او تاسو ته به نقصان رسی۔ داسے وخت راغلو چه هغوی په جماعت کښے بیا مونځ نه شو کولے او په یو ورځ ئے چه کوم ځلویښت کسان شهیدان کړل نو بیا هغوی وئیل چه راشئ او اوس د دوئ خلاف کارروائی اوکړئ نو چه کله جالے مضبوطے کړی او ځانونه مضبوط کړی او بیا دا ډیمانډ کیږی چه اوس اوکړئ نو دا بیا د هر چا خپل خپل کار دے، یقیناً چه عوام او عوامی نمائندگان به هم دیکښے خپل کار ادا کوی۔ په یو ځائے کښے چه چرته چرته دهشت گرد دی نو د یو ځائے دهشت گرد په بل ځائے کښے معاف کول نه دی پکار او د فوج د خپلے کارروائی مطابق، د حکومت د خپلو ارادو مطابق، مونږ د خپلے ارادے اظهار کوؤ چه د دنیا یو گټ ته هم زمونږه د دے خبرے یره وی چه دا دهشت گرد به مضبوطیږی او زما د بچو په سر باندے به دا تباهی راځی، زما خوئیندے، میندے به بے پرده کیږی، دے ځائے کښے به دوئ خپل متوازی حکومتونه جوړوی نو چه هغه زما د خاورے د هر ځائے نه دا آواز راځی نو زه به هغه آواز ختموم، دا زما اراده ده، دا زمونږ د حکومت اراده ده او په هیڅ یو ځائے کښے دهشت گرد پریښودل نه غواړی، لهذا زه دا خبره په دے خبره ختموم چه په هغه محکمو کښے چه هغه فورسز راځی نو هغے کښے مونږه گوتے نه وهو، که د دے خبرے د مرکز سره تعلق وی نو زمونږ دا یو ډیمانډ ضرور شته چه ایف سی د صوبو ته ورکړی، دا زمونږ ډیمانډ دے چه صوبائی خود مختاری، پراونشل اټانومی وی نو هغه اختیار د مونږ ته راکړی، نو چه دا اختیار زمونږ شی نو په هغے کښے به خا مخا اقدامات کوؤ خو داسے قرارداد پیش کول چه هغه دهشت گردئ ته زور ورکوی، داسے قرارداد چه هغه کوم خلق Disobedient وی او هغوی حکم نه منی او هغوی د دهشت گردو خلاف کارروائی نه کوی او هغوی خپله ذمه واری سر ته نه رسوی نو داسے قرارداد به په دے ملک کښے ښه تاثر نه وی، بلکه دهشت گردو ته به لار ورکول وی، لهذا

زه د خپلو ورونړو نه معذرت کوم چه په دے موقع هر څوک وی خو چه چا دلته د حکم منلو نه انکار کړے دے نو د هغه خلقو ملګرتیا پکار نه ده۔

جناب سپیکر: جی، نصیر محمد خان صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ما په۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ایډجرنمنټ موشن ختم شو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ما په ډیر مؤدبانه الفاظو کښے تاسو ته یو ریکویسټ کړے وو چه د پولیس کار دا نه دے چه ټرائیبل بیلټ ته لاړشی، د پولیس خپل یو حدود دی او Jurisdictions دی چه په هغے کښے پولیس کار کوی نو د دغه فرنټیئر کانسټیبلری هم خپل حدود دی چه هغه به Settled کښے کار کوی، په ایف آر کښے به کار کوی او ټرائیبل ته نه شی تلے او څو پورے چه ملیشا ده، فرنټیئر کور چه کوم ته وائی نو هغه په ټرائیبل بیلټ کښے کار کوی او فوج هم داسے په ټول ملک کښے کار کوی۔ ما چه کوم ریکویسټ کړے وو چه فرنټیئر کانسټیبلری چه کوم سویلین فورسز دی نو هغه د پولیس امداد د پاره وی او هغے د پاره ما ایوان ته درخواست اوکړو چه وفاقی حکومت ته یو درخواست اوکړی چه دا کوم کسان چه برخاست شوی دی نو دے باندے د همدردانه غور اوکړی، نه د یو کس خبره ده او نه دوه کسانو خبره ده او هغه کسانو د حکم تعمیل کړے دے، خپلے ټوپکے ئے راوړی دی، کوټونو کښے ئے جمع کړی دی او بیا هغے نه پس خپل ځائے کښے ناست دی او د خپلو خپلو بارکونو نه ئے اوباسلی دی، ورته وئیلی دی چه بهئ تاسو ته اجازت دے او تاسو ځئ۔ یا خو به مونږ وایو چه په دے ملک کښے جمهوریت نشته، قانون نشته، هر څه ختم شوی دی او نا پرسانه بادشاهی ده نو بیا خو به خپل کورونو ته ځی او که چرته قانون وی نو هغه خو د فرنټیئر کانسټیبلری چه کوم ذمه وار حکام دی نو هغوی د دا ثابت کړی چه فرنټیئر کانسټیبلری په ټرائیبل بیلټ کښے هم کار کولے شی او هلته تلے شی، دا قانون د وفاقی حکومت په خپله اسمبلئ کښے پاس کړی نو هغے نه پس د فرنټیئر کانسټیبلری یو بل بیلټ ته واستوی۔ ما خو تاسو ته عرض اوکړو چه څلور پنځه ورځے دے غریبانانو آپریشن اوکړو، آپریشن کښے ورته نه سپلائی لائن وو، نه ورته اوبه وے، نه ورته روټئ وه او دوه درے ورځے ئے

اوږے تړے تیرے کړے او انجام ئے څه شو؟ د Dismiss په صورت کښے ورته احکامات ملاؤ شو۔ ما خو جی درخواست کړے وو دے ایوان ته ستاسو په توسط سره چه مونږ په دیکښے دخل نه کوؤ او مونږ به په دے فوجونو کښے مداخلت نه کوؤ خو یو چه کوم تکلیف جوړ شوے دے نو هغے کښے ټول قومونه شامل دی، د هغه قومونو نمائندګان دلته ناست دی، مشران ناست دی، ممبران ناست دی او د خپلو خپلو قومونو نمائندګی کوؤ۔ د وزیر قوم نمائندګی دلته شته، د خټک قوم نمائندګی دلته شته، د مروت قوم نمائندګی شته، د مومند قوم نمائندګی شته او بحیثیت د هغه قومونو نمائندګان مونږ تاسو ته یو درخواست کوؤ چه دے طرف نه که چرته دوه، څلور کسان وی چه چا د حکم عدولی کړے وی او چه چا تکلیف جوړ کړے وی نو بے شکه حکومت د هغے باندے ایکشن واخلی، In bulk آتهه، نو سو کسان یا هزار کسان په یو قلم باندے لرے کول نو دا خو نا انصافی ښکاری او د دے نا انصافئ ازالے د پاره صوبائی حکومت ته هم او دے ایوان ته هم درخواست کوؤ ستاسو به ذریعه باندے او وفاقی حکومت ته هم مونږ درخواست Put کوؤ چه په دیکښے د ذمه وار کسان انکوائری اوکړی، که واقعی دا تکلیف ئے دے ټولو خلقو ته یکمشت جوړ کړے وی خو Dismiss مونږ ورته Approve کوؤ۔ تهینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، زما دے ایوان ته ریکویسټ دے جی، دا څنګه چه زمونږ لاء منسټر صاحب، میاں صاحب اووئیل او زمونږ نورو ملګرو هم چه دا ډیر Sensitive Topic دے جی، پکار دا ده چه مونږ که ډیمانډ کوؤ چه هغه د جوډیشل انوسټی ګیشن اوکړو چه بهئ دا شے شوے دے او غلط کار خو نه دے شوے؟ نو هغے د پاره خپل فورم سروس ټریبونلز دی، مونږه چه په دے ټائم په دے خبره باندے څه ډسکشن کوؤ نو تاثر دا بهر رااوځی، لګیا دے چه تاسو حکم نه منئ او ستاسو ایوان کښے Representation وی خو مونږه به ستاسو خبره کوؤ۔ سر، فورسز دے د پاره وی چه جنګ اوکړی، د هغوی ټریننګ کښے ده که هغه ایف سی ده، که ملیشا ده، که لیوی ده او که پولیس دے نو هغه دے د پاره وی چه Criminal aspect د پاره هر وخت جنګ اوکړی او د کمانډ

لاندے وی نو هغه که زمونږ کلاس فور، که زمونږ د سیکرټریټ او زمونږه د اسمبلئ او د سیکرټریټ خو ریکارډ نه وی او هغوی چه نوکری اخلی، هغوی د ځان د پاره ټوپک اخلی چه زه به نوکری کوم نو که زه هغے کښے چا شهید کړم یا زه اولګیدم نو زه دے ته تیار یم۔ دا د ټیوب ویل د آپریټر نوکری نه ده چه هغه به آپریټ کوی او هغه به کیږی۔ سر، دا ډیر Sensitive topic دے او زه به ریکویسټ کوم چه زمونږ ممبران په دیکښے او ګوری چه دا ټول قومونه دے ځائے کښے دی او دوئ د اوګوری که چرته زیاتے شوے وی او که زیاتے شوے وی سر، نو فیډرل حکومت کښے زمونږ ایم این ایز ناست وی نو هغوی سره د Pin point کړی چه هغه سټینډنګ کمیټئ کښے راوړی خو زمونږ ایوان نه د دا تاثر نه ځی چه بهئ تاسو حکم هم نه منئ بیا به دلته مونږه ناست یو او مونږه به دا خبره کوؤ چه بس دوئ له معافی ورکړئ۔

__جناب سپیکر:__ جی، اسرار اللہ خان۔

__جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:__ سر، اس کو Conclude کرنے سے پہلے میں گورنمنٹ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سوات میں ہتھیار ڈالے گئے جو کہ ڈسٹرکٹ پولیس والوں نے انکار کیا تھا تو ان کو پھر کیوں بحال کیا گیا؟ صرف ایک سوال ہے۔

__جناب سپیکر:__ منور خان صاحب۔

__جناب منور خان ایڈوکیٹ:__ جناب سپیکر، اس میں میری ریکوسٹ یہ ہے کہ اس سے پہلے ایف آر پی والوں نے بھی اس طرح کیا تو اس طرح وہ تین تین، چار چار مہینے Absent رہے بلکہ میں تو یہاں پہ کہتا ہوں کہ لکی ڈسٹرکٹ سے Elite force کی ٹریننگ کیلئے کراچی گئے تھے اور وہاں پہ بھی انہوں نے Refuse کیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کو بحال کیا گیا۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ Interference کریں اس قسم کی فورسز میں، نہیں ہم تو صرف ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اگر اس کے ہزار نو سو آدمی یکمشت آپ سروس سے ڈسچارج کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اس پر ایسی انکوائری ہونی چاہیئے کہ اگر واقعی یہ بائیس بائیس سال سروس والے ہیں تو بائیس سال جب ایک بندے نے سروس کی ہے تو اس محکمے میں وہ کیسے Disobey کر سکتا ہے اپنے Higher ups کو۔ تھینک یو، سر۔

__جناب سپیکر:__ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

__مفتی کفایت اللہ:__ شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږ مختصر خبره به پرے کوے ، مخکښے ایجنډا ډیره لویه ده ، بسم اللہ جی۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! دا کومه خبره چه د فرنټیئر کور حوالے سره کیږی نو دا زه سیکنډ کومه جی فرنټیئر کانسټیبلری حوالے سره۔۔۔۔

جناب سپیکر: د فرنټیئر کانسټیبلری باره کښے۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نو زمونږ صوبه د دے متحمل نه ده چه مونږه په بے روزګاری کښے مزید اضافه اوکړو او څه پیچیدګیانے شته دے ، یو ارشدعبداللہ صاحب د کالا ډهاکه باره کښے جواب راکړے دے او ډیر بهترین جواب ئے راکړے دے لیکن زه د میاں صاحب جواب سره بالکل اتفاق نه کومه او دا دواړه خو د کیبنټ ملګری دی نو چه د دوئ جواب کښے تضاد وی نو د دے وجے نه زما تشویش پیدا کیږی۔ د کالا ډهاکه متعلق د نمروز خان دوئ رائے به یو بنیادی اهمیت لری او د هغوی تعلق د عوامی نیشنل پارټئ سره دے۔ خبره دا نه ده چه هغه زوړ تقریر اوکړے شی چه زه به دا اوکړمه، زه به دا اوکړمه او دا به اوکړم، دا نه ده ، خبره دا ده چه کوم ځائے کښے بغاوت نشته دے نو آیا هغه هم دغه شان ډیل کول دی لکه چه څنګه د بغاوت والا علاقے دی؟ میاں صاحب ته د خپل حکومت پته نشته دے او ما ته اندازه ده ، زما هغه پولیس والا ، هغه بهادر نوجوانان چا چه په مانسهره کښے د یو خود کش حملے مقابله کړے وه، میاں صاحب هغه نن معطل دے او ما په دے فلور باندے ګزارش کړے دے بشیر خان ته چه ما سره جوډیشل انکوائری اومنه، یواځے د مانسهرے به معلومه نه شی چه دا خودکش څوک کوی د پیپل منډئ خود کش به هم معلوم شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس جی، ایډجرنمنټ موشن ته راشئ۔

مفتی کفایت اللہ: نه سپیکر صاحب! دا خبره چه کومه ده نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایډجرنمنټ موشن ته راشه جی۔

مفتی کفایت اللہ: په کالا ډهاکه کښے آپریشن نه منو جی، کالا ډهاکه پرامن علاقه ده ، یو سړے پکښے پیدا شوے وو او په هغے کښے اوس مونږه الیکشن کړے دے جی او هلته مونږه سیټ ګټلے دے۔ مونږ د حکومت مقابله کړے ده، د پنجاب

حکومت مقابله مو هم کړے ده، د صوبه سرحد د حکومت مقابله مو هم کړے ده او مونږه هلته کښے د ایم این اے سیټ ګټلے دے او دا اوس زمونږ Right دے جی، هلته خلق مونږ سره دی، د کالا ډهاکے آپریشن نه منو او بالکل ئے نه منو جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

مفتی کفایت اللہ: یو سړے پکښے وو او هغه د کلی مشرانو په خپله حواله کړے دے او هغه ایس ایچ او که بحال نه شو جی نو زه به دے حکومت ته درخواست کوم چه نن د ما سره او منی چه هغه ایس ایچ او ستاسو د پاره مرسته کړے ده او ځان ئے مرګ ته نیولے وو او هغه خود کش ئے وهلے دے نو هغه خو بحال کړے کنه ورونړو، ولے ئے نه بحالوئ او دا څنګه خبره ده جی او څه پالیسی ده؟ دا خودکش چه راځی نو د هغوی د منع کولو پالیسی ده یا د هغوی د ویلکم کولو پالیسی ده چه نن زما یو پولیس والا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: په مانسهره کښے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ایک بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، دا مفتی صاحب خو خبره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس تحریک التواء کی طرف آ جائیں، ایف سی کی بھرتی ہوئی ہے، آپ اس پر صرف بات کریں، آپ کالاڈھاکہ تک چلے گئے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زما۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: زه د کالا ډهاکه خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تاسو دغه ته روان شوئ او د پوائنټ نه مخکښے لاړئ۔

مفتی کفایت اللہ: تاسو صرف د بشیر بلور صاحب خبره اورئ او زمونږ خبره نه اورئ، زه د کالا ډهاکه خبره کوم۔

جناب سپیکر: زه د ټولو خبره اورم۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! یو گهنته خبره ئے او کړه بغیر د څه پوائنټ نه او بیا هم وائی چه زمونږه خبره نه اوری۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: زه خپل ایډجرنمنټ موشن ته راځم۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(Interuption)

جناب سپیکر: تاسو ئے چیلنج کوئ؟

آوازیں: او جی۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up before their seats. Count down, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ آپ نے جو Division کی تو اس سے پہلے میں آپ کی توجہ رول 73 کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور جو بھی آنریبل ممبر-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: رول 73 کے تحت جو بھی آنریبل ممبر ایڈجرنمنٹ موشن موو کرتا ہے تو پھر اس کے بعد جو Follow up rule ہے، رول 73 (1) "**Procedure to be followed: -** (1) After hearing the Member asking for leave and a Minister and Any other یعنی ایک تو موور ہے اور any other Member, if necessary," "if the Speaker is of the opinion that the matter یعنی دوسرا Member

سر پہلے تو آپ نے یہ رولنگ دینا ہو گی کہ جو "proposed to be discussed is in order," ایڈ جرنمنٹ موشن آنریبل ممبر نے موو کی، پھر منسٹر نے جواب دیا پھر اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ اس کے قابل ہے کہ اس پر ڈسکشن کی جائے؟ اس کے بعد آپ Leave کیلئے ڈالیں گے تاکہ اس کو Leave ملے، اس لئے جناب سپیکر، میں جاننا چاہتا ہوں کیونکہ اس پر دس پندرہ ممبران نے ڈسکشن کی ہے اور حکومت کی طرف سے بھی دو تین منسٹروں نے وضاحت کر دی تو میرے خیال میں یہ موشن ایسی نہیں تھی کہ اس کو ڈسکس کی جاتی لیکن اگر آپ نے ابھی رولنگ دے دی ہے تو اس لئے میں اس کو سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، جناب عبدالاکبر خان۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Ms. Munawar Sultana Bibi, to please move her call attention notice No. 254. Ms. Munawar Sultana Bibi.

محترمہ منور سلطانہ: ډیره مهربانی۔ "جناب سپیکر صاحب، پرائیویٹ سکولوں میں اسلامیات کی انگلش میں پڑھائی جاری ہے، انگلش میں پڑھانے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اس میں پیغمبروں کے نام مسلم کی بجائے کرسچئن نام لکھے گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز پلیز، ذرا بی بی کے کال اٹینشن کی طرف متوجہ ہو جائیں، میاں صاحب! اس طرف توجہ دیں۔

محترمہ منور سلطانہ: مثلاً حضرت مریم کو مادر میری، حضرت یوسف علیہ اسلام کو جوزف، حضرت یعقوب علیہ السلام کو جیکب۔ سر، ان ناموں کو ہٹایا جائے اور فوراً اس کو ٹھیک کیا جائے اور ہمارے بچوں کو اسلامی تعلیمات سے اگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا خو انګریزان نه وو مسلمانان وو او په قران شریف کښې د دوئ اسلامي نومونه دي نو مهرباني د اوکړے شي او دا نومونه د لرے کړے شي او اسلامي نومونه د ورکړے شي۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: محمود عالم خان! یہ کال اٹینشن ہے، اس پر بحث نہیں ہو سکتی، صرف وزیر صاحب جواب دیں گے۔ جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده جی چه دوئ دا سوال کړے دے خو په صوبه سرحد کښے چه څومره سکولونه دی او په دے پختونخوا کښے چه څومره سکولونه دی که هغه پرائیویټ دی او که د Government owned دی او یا که د گورنمنټ په کنټرول کښے دی نو د هغے چه کوم Curriculum دے نو یو خو هغه د بورډ سره خپل تعلق ساتی او بل دا ده چه د دوئ خپل ټیکسټ بک بورډ دے ، د هغوی چه کوم منظور شده کتابونه دی نو دلته کښے صرف هغه چلیږی او باقی چه کوم Non muslims دی، د هغوی د پاره Ethics یو بک دے او Ethics کښے چه کوم دے نو د هغوی Terminology چه کوم په Christianity کښے مطلب دا دے چه Jesus Christ یا دا ټائپ الفاظ استعمالیږی نو دا د هغوی د پاره دی That is not for our consumption د مسلمانانو د پاره اسلامیات لازمی دے او دغه لحاظ سره داسے څه پرابلم نشته دے یا څه Particular سکول که وی نو دوئ د مونږ ته Mention کړی چه یره فلانکے سکول دے چه په هغے کښے غیر اسلامی یا دغه روان دے۔ باقی د Ethics مضمون چه کوم دے That is for non muslims specific نو دا د هغوی خپله Terminology ده او هغوی ته باقاعده حق دے چه هغوی دا استعمال کړی۔

جناب سپیکر: جی منور سلطانه بی بی! دوئ وائی چه تاسو دوئ ته سکولونه Mention کړئ او لاء منسټر صاحب به په هغے-----

محترمہ منور سلطانہ: بالکل سر، دا بیکن هاؤس کښے ، ستی سکولونو او په دے ټولو سکولونو کښے هم دغه نومونه اغستے شی-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: منور سلطانه بی بی! په ستی سکول-----

محترمہ منور سلطانہ: جی زه مطمئنه نه یم د دوئ د جواب نه۔

جناب سپیکر: بل سړے نه جی، لاء منسټر به جواب ورکوی۔ آنریبل لاء منسټر صاحب! دا کال اټینشن دے او په کال اټینشن باندے ډیبیټ نه شی کیدے ، صرف د گورنمنټ د طرف نه یو منسټر صاحب به جواب ورکوی۔ جی بسم اللّٰه۔

وزیر قانون: گوره دا سے ده جی چه حضرت عیسیٰ علیه السلام خو زمونږ هم پیغمبر دے او دا سے د کریسچینز هم دے ، کرسچینز چه کوم دی نو هغوی ورته Jesus Christ او مونږ ورته حضرت عیسیٰ علیه اسلام وایو نو څنګه چه ما گزارش اوکړو چه دا Ethics یو ځان له سبجیکټ دے Which is particularly for the non muslims یا چه کوم Minorities دی نو په دے ملک کښے د هغوی د پاره یو سبجیکټ دے او تر څو پورے چه د اسلامیات لازمی خبره ده نو هغه مطلب دا دے چه زمونږ ټیکسټ بک بورډ دے او د هغے سره درج شده د هغے خپل اسلامیات دے نو دا سے څه پرابلم نشته دے نو Ethics والا بک کښے به وی خو نور په اسلامیات لازمی کښے دا شے نشته دے جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع کرک میں منتخب نمائندوں کی جگہ مخصوص پارٹی کے سربراہ اور ان کے ورکرز کے ذریعے ضلع کے امور چلانے کیلئے ڈی سی او کرک نے ہدایات جاری کیں ہیں جو کہ منتخب نمائندوں کے حقوق سلب کرنے کی کوشش ہے اور منتخب نمائندوں سے عوام کو دور کیا جا رہا ہے۔

جناب والا! دا ډی سی او کرک (کچھ کاغذات دکھاتے ہوئے) څه Minutes جاری کړی دی او د پراونشل گورنمنټ د طرف نه باقاعده حکم دے چه تاسو ته چه څه د اے این پی ورکرز وائی نو د هغه سکیمونو نشاندهی به کوئ او د اے این پی د ورکرز په خله باندے به تاسو پوسټنګز، ټرانسفرز کوئ او ټول هر څه په فلور باندے زه واضحه کومه چه په دے باندے پریویلج موشن زه تیارومه او د هغے حق زه محفوظ لرم خو دا یو ظلم دے ، دا د ټول هاؤس سره زه خبره کوم چه نن مونږ سره په ضلع کښے دا کیږی چه هغه یو غیر منتخب Un-elected سړے چه د هغه نه مخکښے او وروستو گاډی په پروټوکول کښے روان وی او سکیمونه د هغه په خله باندے کیږی نو دا منتخب ممبران اسمبلی اخر د څه د پاره راغلی دی، دا د دے اسمبلئ توهین نه دے او د دے معزز اراکین اسمبلی توهین نه دے ؟ دا هاؤس جی لږ In order کړئ، دا ډیره ضروری مسئله ده چه په دے باندے تاسو رولنگ ورکړئ او زه تاسو ته دا وئیل غواړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو نن آواز په دمه دے گنی نو دا هاؤس پخپله په آرډر کښے کیږی خو نن خدائے خبر څه چل دے چه آواز د ډیر Slow دے۔

ملک قاسم خان خٹک: نه نه جی، زه دا خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خوا کښے خلق هم د رسره خبرے کوی۔

ملک قاسم خان خٹک: سکندر خان! تاسو لږ (قہقہے) دا جی، تاسو آرډر اوکړئ او دا ډیره ضروری خبره ده چه منتخب نمائندے وروستو او ایم پی اے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Specially د کوم ډیپارټمنټ خبره تاسو کوئ؟

ملک قاسم خان خٹک: دا جی، د All EDOs په میاشت کښے یو ځل میټنگ کیږی او داسے دوه میټنگونه زمونږ په مخامخ اوشو او دا In writing دی جی، (کاغذات دکھاتے ہوئے) او دا هغه وزیر اعلیٰ، زیرک وزیر اعلیٰ، هر دلعزیز وزیراعلیٰ چه هغوی په دے فلور باندے دا وئیلی وو چه هر یو ایم پی اے به په خپله حلقه کښے وزیر اعلیٰ وی، تاسو نن اوګورئ چه هغه ایم پی اے په خپله حلقه کښے وزیر اعلیٰ شو چه In writing آرډرزدی نو اوس مونږه د حکومت نه دا تپوس کوؤ چه د ایم پی اے څه کردار پاتے شو؟

جناب سپیکر: جناب آنریبل بشیر بلور خان۔

سینئیر وزیر بلدیات: ستاسو ډیره مهربانی۔ دا چه کومه خبره دوئ اوکړه نو بالکل ئے ټهیک اوکړه، د دے به انشاء الله زه معلومات هم کوم او د دے ډی سی او خلاف به ایکشن هم اخلم، تپوس به ترینه هم کوم چه دا تا ته چا وئیلی دی او تا دا ولے کړے دی او دا کوم خلق دی، بالکل د دے به معلومات کوم (تالیاں) چه غلط کار ئے کړے وی نو بالکل به ترینه تپوس کوؤ او د دوئ خپل یو حیثیت دے، انشاء الله څنګه چه د یو ایم پی اے خپل Right دے نو هغه به بالکل ورکوؤ او داسے څه خبره نشته دے او دا هر څه ئے چه کړے دی نو دا د Mala fide په وجه باندے ئے کړے دی ګنی د حکومت د طرف نه زه تاسو ته دا تسلی درکوم چه هیڅ انسټرکشنز نشته چه تاسو داسے اوکړئ او د دے به زه معلومات کوم او ایکشن به پرے انشاء الله اخلو۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، شکریہ۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، ما شکریہ ادا کړه کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، دا ډیره ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: ما ستاسو په ځائے شکریہ ادا کړه۔ ظاهر شاه خان! کال اټینشن، پلیز۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زه ستاسو ډیره زیاته شکریه ادا کوم۔ زما دا کال اټینشن نوټس د ریونیو باره کښے دے او د ریونیو منسٹر مرید کاظم صاحب نن غیر حاضر دے نو ما هغوی سره په ټیلی فون باندے خبرے کړے دی نو هغوی وئیل چه زه راروان یم خو تراوسه پورے رااونه رسیدو نو که تاسو زما دا درخواست اومنلو او زما دا کال اټینشن د هغوی د راتلو پورے ډیفر کړئ جی ځکه چه هغوی ما مطمئن کولے شی، ولے چه په شانګله کښے بهرتیانے شوے دی او غیر قانونی بهرتیانے شوے دی او ډیرے زیاتے پیسے پکښے اغستے شوے دی نو زما به تاسو ته دا درخواست وی چه د هغوی د راتلو پورے تاسو دا ډیفر کړئ نو ستاسو به ډیره زیاته مهربانی وی ځکه چه د هغوی نه بغیر به دا کار او نه شی۔

جناب سپیکر: ظاهرشاه خان! دا کال اټینشن څویمه ورځ ده چه زه ستاسو د پاره سپیشل راولمه او تاسو ئے روزانه ډیفر کوئ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نو هغه منسټر صاحب نشته دے او د منسټر صاحب نه بغیر به د دے جواب څوک را کړی؟

جناب سپیکر: دا د دوئ حکومت ناست دے، څوک خو به جواب درکړی کنه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا حکومت ډیر په غصه کښے دے نن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیربلور صاحب څنګه ښه جواب ورکړو ملک قاسم صاحب ته۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا بلور صاحب او دا دغه نن ډیر په غصه کښے دی، حکومت په غصه کښے دے دلته دا معلومیږی جی، نو که تاسو مهربانی اوکړه او هغه کاظم صاحب پورے، ځکه چه هغه وزیرصاحب ډیر ښه سړے دے۔

Mr. Speaker: This is kept pending.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2010 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan Chamkani MPA, to please move for leave of the House to introduce the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker! I request for Leave of the House to introduce the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Leave may be granted to the honourable Member to introduce the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

Mr. Speaker: Now Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please introduce before the House the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker.Mr. Speaker! I request to introduce the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: It stands introduced.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کہ ستاسو اجازت وی نو زہ بہ یو منٹ اخلم جی۔ سر، د دے بل مقصد بہ زہ تاسو تہ اووایم جی او دا بہ ستاسو او د دے ٹول ایوان د معزز ممبرانو پہ نوٹس کښے راغلے وی چہ ډرائیوران حضرات چہ ډرائیونگ کوی نو ځان سرہ پہ لاس کښے Hands free نہ بغیر موبائل ئے ایښودے وی او د هغے وجے نہ ایکسیډنټونہ کیږی نو دا Bill هغوی باندے جرمانہ عائد کوی چہ داسے ایکسیډنټونہ بیا نہ کیږی چہ پہ هغے کښے د خلقو ځانونہ پہ Danger کښے وی، Sir, Their lives are lost۔ زما ریکویسټ دا دے او ما آنریبل منسټر صاحب سرہ هم خبرہ کړے دہ، او ما سرہ رول شتہ دے او زہ بہ هغہ

Quote کړم که د Consideration Stage تاسو سر، سسپنشن اوکړئ جناب سپیکر صاحب، هغے کښے به زه دا پرووژن تاسو ته اووایم۔

جناب سپیکر: دا څه شے دے کوم یو دغه دے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د Consideration Stage سسپینشن ریکویسټ دے۔
سر، دا 82 کلاز پرووژن کښے تاسو اخر کښے اوګورئ: "unless the Speaker, in the exercise of his power to suspend this rule allows the motion to be made." سر، زما ریکویسټ دا دے ځکه روزانه په دے-----

Mr. Speaker: In last of the proviso: "unless the Speaker, in the exercise of his power" ------

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آنریبل ممبر ثاقب اللہ خان صاحب نے جو بل ایوان میں پیش کیا ہے اس میں ایک چیز کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ سر، یہ ضروری ہوتا ہے تاکہ جو بھی ممبر اس میں اینڈمنٹ لانا چاہے تو اس کو موقع ملے اور آنریبل ممبر میرے خیال میں شاید یہی چاہتے ہیں کہ چونکہ ابھی تو یہ Introduction Stage سے گزر گیا اور Introduction Stage اور Consideration Stage کے درمیان تین دن کا جو وقفہ ہوتا ہے تو آنریبل ممبر اینڈمنٹ کیلئے چاہتے ہیں کہ وہ اس Proviso کے تحت آپ Waive off کرلیں، جو تین دن کا وقفہ ہے تو اس کو ختم کیا جائے اور اس کو اجازت دی جائے کہ Consideration Stage پر ہم آجائیں، شروع کیا جائے۔ ان کا یہی مطلب ہے لیکن سر، میری ریکویسٹ ہے کہ ہم اس میں ایک دو اینڈمنٹس لانا چاہتے ہیں، اگر Waive off کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس موشن کی مخالفت نہیں کریں گے لیکن دو اینڈمنٹس، اگر وہ Actually رولز کے مطابق ہوتا تو ہمیں موقع ملتا کہ ہم ایک دو اینڈمنٹس لاتے۔

Mr. Speaker: Okay, okay.

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر آپ Consideration Stage پر آتے ہیں تو پھر ہمیں Verbal amendments کی اجازت دیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بیا خو امینډمنټس به In writing راوړئ نو داخو داسے نه کیږی کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: عبدالاکبر خان صاحب زمونږه یو ډیر سینیئر پارلیمنټیرین دے او ما ترے، زه به ربښتیا خبره کوم، ځانی طور باندے ډیر څه ایزده کړی دی او ما ته هیڅ اعتراض نشته دے خو زما یو ریکویسټ دے، چونکه دا ډیر ضروری Legislative piece دے جی او روزانه د دے د وجے نه خلق مری نو زه به ریکویسټ کوم چه امینډمنټ خو Bill کښے هر وخت دوئ راوستے شی، تاسو چه کله غواړئ نو دا ستاسو Right دے او دا کیږی، ما ته نور اعتراض نشته که دوئ ته اعتراض وی ما ته هیڅ اعتراض نشته سر، نه کیږی به۔

جناب سپیکر: نه اصل کښے دا د ممبر یو بنیادی Right دے، دا هغه نه شو کولے۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، مونږ ته پرے اعتراض نشته دے خو د امینډمنټ د پاره درے ورځے ورکړے شوے دی۔

جناب سپیکر: درے ورځے دا مخکښے راتلو کښے وو؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک ریکویسٹ ہے اور میں اس کے درمیان راستہ نکالنا چاہتا ہوں تاکہ آنریبل ممبر کا بھی مقصد پورا ہو جائے اور ہمارا بھی پورا ہو جائے۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ پرائیویٹ ممبر بل ہے اور Only on Thursday، صرف جمعرات کو پرائیویٹ ممبر ڈے ہوتا ہے اور ایسے بل آپ صرف جمعرات کو لیتے ہیں تو آنریبل ممبر کے ساتھ یہ Apprehension ہے کہ شاید اگلے آئندہ جمعرات تک یہ اجلاس نہ چلے تو پھر اس کا Late ہو جائے گا۔ اگر آپ آئندہ جمعرات تک ایشورنس دیتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے اور اگر آپ ایشورنس نہیں دیتے تو پھر کل۔۔۔۔

آواز: کل لا سکتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں ہاں، کل جو ہے نا، آپ کل اس میں لا سکتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، تاسو ته عرض کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): عبدالاکبرخان In writing به تاسو ته اوس امینډمنټس اولیکی او تاسو به د هاؤس نه تپوس اوکړئ، دا به Relax کړئ او مونږ به دا Bill پاس کړو، تاسو هغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو څه راوړے دی، تاسو دا څه راوړل غواړئ؟ د لاء منسټر صاحب نه به اول تپوس اوکړو۔ جی لاء منسټر صاحب۔

سینئیر وزیر بلدیات: نه دا رولز Relax کړئ کنه، بس امنډمنټس به In writing مونږ درکړو او تاسو بیا هاؤس نه تپوس اوکړئ چه دا هاؤس رولز Relax کوی نو بیا به دا پاس هم کړو او دا شے به ختم شی او دا د لږ In writing کښے تاسو ته دا امینډمنټس درکړی جی۔

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ قانون سازی ہے اور اس میں کیا جلدی ہے؟ یہ کوئی سنجیدہ عمل ہے اور اب تین دنوں میں کونسی قیامت آرہی ہے کہ یہ آج ہی ختم کرنا چاہتے ہیں؟ میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان Three days کو Adopt کریں اور تین دن ہمارا بنیادی حق ہے تاکہ ہم اس میں ترمیم لاسکیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، اس میں ریکویسٹ یہ ہے کہ جس طرح مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس میں ہمیں تین دن دیئے جائیں تاکہ اس میں کوئی ترمیم لائی جائے۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب ټهیک ده د دوئ خپل Views دی خو که په دے درے ورځو کښے یو انسانی ځان بچ کیږی نو زه وایم چه دا زمونږ د دے ممبرانو د هغه Right نه به ډیره غوره وی۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے ده چه دا Concept خو ډیر ښه Concept دے، پکار وه چه دا لیجسلیشن مخکښے شوے وے، مونږ به اووایو چه دا کوتاهی وه خو بهرحال دا هم د اسمبلئ د اراکینو یو حق دے چه یره Hasty legislation چه کوم دے نو هغه نه دے پکار او لږ یو دوه درے ورځے موقع که ملاؤ شی نو دا زما ذاتی رائے ده خو دا ده چه اوس زمونږه پارلیمانی لیډر صاحب حکم اوکړو نو مونږ به د هغے مطابق بیا چلیږو جی۔

جناب سپیکر: نه عبدالاکبرخان! In writing به ئے راکوئ، داسے نه کنه In writing هر یو امینډمنټ راوړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: In writing مو درکړو کنه۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! In writing ئے درکړو۔ دا زما ورور خبره اوکړه، لاء منسټر صاحب، بالکل دا حق دے چه دا درے ورځے ټائم ملاؤ شی خو دا اسمبلی چه ده نو دا خپل رولز هر وخت سسپینډ کولے شی، خپل رولز هم سسپینډ کولے شی او بیا ئے پاس کولے شی، دیکښے داسے پابندی نشته او زه خواست کوم خپل لاء منسټر صاحب ته چه هغوی مهربانی اوکړی او زه د هغوی شکرگزار یم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب! خبره داسے ده چه دا Billدومره، زه بالکل د Hasty law making خلاف یم خو دا Billداسے دے چه دیکښے دوه خبرے دی او مونږه غواړو چه زمونږ ډرائیوران د په موبائل باندے خبرے کوی او خلق د وژنی او که نه غواړو نو بیا د دے د پاره ضروری ده، لکه څنګه چه لاء منسټر او د ایکسائز منسټر صاحب اووئیل که یو سړے بچ شی په دے ورځو کښے نو ښه نه ده؟ امینډمنټ خو تاسو هر وخت راوستے شئ او رائے ولئ سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ رول 82 کا جو Last proviso ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں تو یہ صرف آنریبل ممبر وہی Relaxation جو آپ کی Discretion ہے اور یہ Relaxation بھی نہیں ہے یہ سپیکر کی Discretionہے: "Provided that no such motion shall be made until after copies of the Bill have been made available for the use of Members, and that any Member may object to any such motion being made unless copies of the Bill have been so made available for three clear days before the day on which the motion" یعنی

Consideration کی رو سے اگر کوئی Objection کرے تو آپ کو Three clear days دینے چاہیئے لیکن جناب سپیکر، اب اگر اس کے بعد دیکھیں: “motion is made and such objection shall prevail” یعنی یہ Objection اس وقت تک Prevail کیا جائے گا “unless the Speaker, in the exercise of his power to suspend this rule allows the motion to be made.” تو اس میں ہاؤس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ آپ کی Discretionary power ہے کہ آپ جب بھی استعمال کرنا چاہیں تو آپ استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب-----

جناب محمود عالم: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، ده پسے۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زه خو ډیر زیات حیران یم او زمونږه اصلی او صلبی ذمه داری چه ده نو دا ترقیاتی کارونه نه دی او زمونږه اصلی ذمه داری، سپیکر صاحب! توجه غواړم، سپیکر صاحب! توجه غواړم-----

جناب سپیکر: تا مونځ کړے دے د مازیگر؟

مفتی کفایت اللہ: او جی، ما د مازیگر مونځ کړے دے۔

جناب سپیکر: ما مونځ نه دے کړے جی۔ دس منٹ کیلئے ہاؤس کو ایڈجرن کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، دا محمدعلی خان صاحب څه وائی چه د ده واورو۔

مفتی کفایت اللہ: ما له هم یو منټ راکړه جی۔

جناب سپیکر: هغه کوؤ اودریږه چه دا هاؤس لږ پوره شی کنه۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، بس یو منټ، جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: محمد علی خان! تا له موقع در کوم خو چه هاؤس ته لږ تنان راشی، دا کم دی۔

جناب محمد علی خان: ښه جی۔

جناب سپیکر: تا سو دعا کول غواړئ کنه؟

جناب محمد علی خان: او کنه، زه دا وایم چه-----

جناب سپیکر: کورم خو به پوره وی خو که لږ په ګنړه باندے دعا اوشی نو ښه به وی۔

جناب محمود عالم: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او دریږه دا پوائنټ آف آرډر پریږده او دا لیجسلیشن----

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، لږه دعا به اوکړو۔

جناب سپیکر: د چا؟ لږ صبر اوکړه او ټولو ته به موقع ملاؤ شی، لږ صبر اوکړئ جی چه دا لیجسلیشن خلاص کړو۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بی بی! لږه کښینه او هغه ټولو ته مو چه اووئیل-----

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، دا دعا کوؤ۔

جناب سپیکر: هغه کوؤ خو چه دا هاؤس لږ پوره شی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زه خبره اوکړم؟ مرید کاظم صاحب خو راغلے دے۔

جناب سپیکر: نه هغه خبره چه یو ځل تیره شوه نو تیره شوه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زمونږ دا لیجسلیشن نیمګړے پاتے دے چه دا اوشی۔

جناب سپیکر: او دریږه۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! یو خبره کول غواړم-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تہ بیا څہ وئیل غواړے ؟

مفتی کفایت اللہ: پہ هغہ Bill باندے د امینډمنټس پیش کولو د پارہ درے ورځے ټائم را کړئ-----

جناب سپیکر: نہ تاسو دے امینډمنټس باندے چہ ټول خبرے کول غواړئ او یو ځل مے در لہ موقع د رکړہ چہ تاسو-----

مفتی کفایت اللہ: یو منټ موقع را کړہ بیا ختمیږی جی۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی جی۔ یو خو د دے قانون سازئ بارہ کښے زہ یو خبرہ کوم۔ سپیکر صاحب، ستاسو اجازت سرہ یو خبرہ بہ مخکښے اوکړم چہ د مونځ بارہ کښے تاسو ډیر زیات حساس یئ جی او ما وئیل چہ دیکښے داسے مونږ یو طریقہ کار اختیار کړو لکہ څنگہ چہ پارلیمنټ اسلام آباد کښے دے، هغے کښے ئے باقاعدہ یو لاؤډ سپیکر لګولے دے نو هغہ لاؤډ سپیکر کښے آذان اوشی او هلتہ بیا سپیکر صاحب یا چئیرمین صاحب اووائی چہ اوس د مونځ وقفہ دہ نو کہ د مازیګر مونځ وی، کہ د ماښام وی او د ماسخوتن وی نو لږہ وقفہ اوشی او دلتہ تاسو چہ کوم وخت مونږ لہ را کوئ نو بیا خلقو انفرادی طور باندے مونځونہ کړے وی او بیا چہ دلتہ مونږ راشو نو چا کړے وی او چا نہ وی کړے نو داسے ټائم ضائع کیږی۔ زہ خو تاسو نہ داسے رولنګ غواړم چہ دلتہ یو لاؤډ سپیکر اولګوئ او هغہ جماعت کښے چہ کوم شیډول دے نو د هغہ شیډول مطابق چہ کلہ هغوی بانګ وائی نو مونږ تہ بہ پتہ اولګی چہ مونږ د مانځہ پورے وقفہ کوؤ او بیا راځو او قانون سازی بہ کوؤ۔ بل ګزارش دا دے چہ د قانون سازئ بارہ کښے-----

جناب سپیکر: جی، محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، پرون زمونږ د ایوان یو معزز ممبرہ د نرګس ثمین صاحبہ خاوند پہ حق رسیدلے دے نو پکار دہ چہ ایوان کښے د هغوی د پارہ دعا اوشی۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بی بی! تاسو هم دا وایئ؟ جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، زه په دے خبره ډیر افسوس کومه چه زمونږ پارلیمانی لیډر د شیرپاؤ گروپ نو هغوی هم دا خبره Highlight نه کړه، سکندر شیرپاؤ، چه زمونږه Male Member چه د هغوی نیکه هم مړ شی او پردادا ئے مړ شی نو د هغے د پاره شروع کښے دعا کیږی او زه لس پیرے پاخیدم او ما ته ټائم ملاؤ نه شو او نه د هغوی د پاره شروع کښے دعا اوشوه، که د ښځو او د سړو دلته دومره فرق کیږی نو بیا پکار ده چه زمونږ دا سیټونه ختم کړئ او د سره مونږه کښینو نه، چه زه شروع نه لگیا یم چه د هغوی د پاره د دعا اوشی او اوسه پورے هغوی د پاره دعا او نه شوه نو دا څومره ټائم اووتلو او د هغوی د پاره تاسو ما له ټائم نه راکوئ۔

جناب سپیکر: دا ستاسو د ټولو په درخواست باندے زه حافظ اختر علی صاحب ته سوال کوم چه د بی بی د خاوند د پاره دعا اوکړی۔ حافظ اختر علی صاحب دعا اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم صاحب! تاسو څه وایئ؟

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، دا د مونځ چه کومه مسئله راغله نو تاسو په دے باندے رولنگ ورنه کړو جی، تاسو په دے باندے رولنگ ورکړئ او دا د مونځ مسئله ډیره اهم ده، مفتی صاحب ذکر کړه۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، دوئ هم چا له دعا غواړی، تاسو څه وایئ جی؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): جناب سپیکر، ڈی آئی خان میں پچھلے دنوں کچھ لوگوں کو شہید کیا گیا، براہ مہربانی ان کیلئے بھی دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! هغوی د پاره هم دعا اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر ڈی آئی خان ودیگر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2010 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Saqibullah Khan Chamkani, to please move that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once. Janab Saqibullah Khan Sahib.
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. I request that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010 may be taken into immediate consideration.Thank you.
Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that 'the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس میں میری بھی ہے۔

جناب سپیکر: کلاز (1) میں کسی نے دی ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کلاز (2) میں میری ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں نا، تھوڑا صبر تو کریں نا، گرم حلوہ کھانے سے زبان جل جاتی ہے۔

(قہقہے اور تالیاں)

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill.

کلاز 2 پر ابھی آگئے تو مسٹر عبدالاکبر خان، مسٹر اسرار اللہ خان گنڈاپور، مسٹر زمین خان اینڈ مفتی کفایت اللہ، ملک قاسم بھی، آپ لوگوں نے آپس میں Consensus built up نہیں کی، میں نے نماز بھی-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں کلاز (2) ہے، اس میں کلاز (3) ہے۔

Mr. Speaker: اچھا آپ بیٹھیں جی۔ Abdul Akbar Khan and other honurable Members are requested to please move their amendments one by one. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: سر، کلاز (2) اور کلاز (3) دونوں میں ہے، کلاز (2) میں صرف۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں۔ اس میں کلاز (3) تو ہے ہی نہیں، کدھر ہے کلاز (3)؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ Penalty والی کلاز 3 نہیں ہے، اگر (1) میں نہیں ہے تو (2) اور (3) میں تو ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی Only کلاز (2) ہے، کلاز (2) میں، کلاز (3) تو سرے سے ہے ہی نہیں۔ آپ ٹیبل کی بات کر رہے ہیں کہ ٹیبل میں؟ آپ ذرا دیکھ لیں کہ کلاز (3) نہیں ہے کلاز (2) کے ٹیبل میں۔ جی عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں میں نے دو امنڈمنٹس دی ہیں، پہلی تو میری امینڈمنٹ یہ ہے کہ جو Nature of violation ہے، اس میں امینڈمنٹ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آخر میں Not including hand free کو Add کیا جائے اور پھر دوسری جو میری امینڈمنٹ ہے، وہ میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ موو کریں، کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر اس کو پہلے لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Mr.Abdul Akbar Khan, please move------

جناب عبدالاکبر خان: سر میں تو خود کنفیوز ہو گیا ہوں۔ (قہقہہ) Sir, I beg to move that the words, "but does not include hand free" may be added and secondly in penalty------

جناب سپیکر: پہلے Penalty والی کر لیں، Penalty والی جس میں آپ کتنی Propose کر رہے ہیں؟

(شور)

جناب سپیکر: Penalty سب کی ہے اور پہلے عبدالاکبر خان ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ میں اگر آپ کو Assist کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پاس جو ادھر لکھ کر آئی ہے تو پہلے عبدالاکبر خان کی ہے اور اس کے بعد اسرار اللہ۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، عبدالاکبر خان یہ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اسراراللہ خان صاحب کی ہے پھر محمد زمین خان اور مفتی کفایت اللہ صاحب ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، بس ٹھیک شوہ۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، چیئر کو Assist کرنے کیلئے اگر آپ سن لیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: خہ بس ٹھیک شوہ اسرارا! The word "one thousand" may be substituted by the word "five hundred" and the word "Fifteen hundred" may be substituted by the word "Seven hundred".

Mr.Speaker: This is right now. Israr Ullah Khan, please.

آپ سب کا Consensus build up نہیں ہوا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، پہلے ہم Put کر لیں نا اور وہ بھی سن لیں گے، وہ بھی اپنے Arguments کر لیں اور اس کے بعد ہی Consensus ہو گا۔ Sir, I beg to move۔

جناب سپیکر: جی اسراراللہ خان، پلیز۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 2

(Interruption)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، خبرہ داسے دہ چہ عبدالاکبر خان۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان کا مائیک آن کریں، وہ بل کے مؤور ہیں۔ ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، خبرہ داسے دہ چہ دا درے خلور امینڈمنٹس راغلی دی۔ وړومبے موؤ کړو عبدالاکبر خان صاحب او اوس تاسو هاؤس کښے هغے باندے ووټنګ اوکړئ، هغے نہ پس کہ څه کیږی۔ سر دا خو یو امینڈمنټ موؤ شو او کہ مینځ کښے ورکښے کیدو خو بیا ټھیک وہ جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Speaker: One by one, please.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in the penalty for the existing 'one thousand' and 'fifteen hundred' may be replaced by 'two hundred' and 'three hundred' respectively.

Mr. Speaker: Ji, Mr. Muhammad Zamin Khan, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, in penalty the word 'one thousand' may be substituted by 'five hundred' and 'fifteen hundred' may be substituted by 'seven hundred'. Thank you.

Mr. Speaker: Now Mufti Kifayatullah Sahib, to please move your amendment.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 2, in penalty variety there 'one thousand' be replaced to 'five hundred' and 'fifteen hundred' may be replaced to 'eight hundred'.

دیکښے یو خبره ده نرے غوندے که ستاسو اجازت وی، یو خو جی د سزا تصور دے، سزا کیونکه تصور دے او سزا ډیر اهم شے دے جی او هلته د پیسو عادت نه وی نو که تاسو ډیره زیاته سزا کیږدئ او که تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

مفتی کفایت اللہ: او که تاسو کمه سزا کیږدئ نو صرف هغه سزا کښے مونږ ترمیم کول غواړو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ ملک قاسم خان صاحب۔

Malik Qasim Khan Khattak: Sir, I beg to propose rupees 'two hundred' and 'three hundred' instead of rupees 'one thousand' and 'fifteen hundred'------

جناب سپیکر: نه بس اوشوه جی، په دے باندے اوس، The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted? اوس زه تاسو پوهه کومه، عبدالاکبر خان 'پانچ سو' او 'سات سو' غواړی۔ اسرار الله خان گنډاپور 'دو سو' او 'تین سو' غواړی، زمین خان صاحب هم 'پانچ سو' او 'سات سو' غواړی، د هغه او د عبدالاکبر خان یو فکر دے۔ مفتی کفایت الله صاحب 'پانچ سو' او 'آٹھ سو' غواړی او یو سل روپئ د دوئ نورے زیاتے شوے دی او قاسم خان صاحب 'دو سو' او 'تین سو' وائی۔ اوس زه د هاؤس نه تپوس کومه۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: زه دوئ سره Agree کوم جی۔

جناب سپیکر: تاسو Agree کیږئ؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! دا 'پانچ سو' او'سات سو' چه کوم دی نو دے سره زه هم Agree کوم۔

جناب سپیکر: 'پانچ سو' او'سات سو' د عبدالاکبر خان دی، ٹھیک شوه او دا اوس د عبدالاکبر خان والا موشن چه دے ، امینڈمنٹس-----

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب-----

Mr. Speaker: Those who are in favour of-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ما له یو سیکنڈ راکړئ جی، یو سیکنڈ راته راکړئ سر، دا ضروری ده او دا زمونږه دلته-----

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو که ټائم راکړو، مونږه هلته د پارلیمانی پارټئ لیډران صاحبان دواړه کښیناستو او مونږ هم خبره اوکړه۔ په دیکښے زما دے سره Compromise شوے وو چه'پانچ سو' او'ایک هزار' په دغه باندے شوی وو او زه به ریکویسټ کوم عبدالاکبر خان صاحب ته چه دا خپل'پانچ سو' او هغه نور چه کوم امینڈمنٹس دی نو ما ته اعتراض نشته،'پانچ سو' او'ایک هزار' د کړی نو بهتره به وی۔ سر، دا لکه چه مفتی صاحب خبره اوکړه چه جرمانه کښے د اعداد خبره نه وی، دا چه ده نو د هغے Deterrence value پکار ده او دا داسے کرائمز دی چه د هغے د وجه نه خلق مری او چه کله هسے هم Criminal negligence وی نو هغه Capital punishment کښے راځی نو دیکښے که مونږه کموؤ، ما وئیل چه بالکل مشران دی او دوئ مونږ نه پوهیږی خو په هغه وخت مونږ سره دا خبره وه چه'پانچ سو' ،'ایک هزار' نو زه ریکویسټ کومه عبدالاکبر خان صاحب ته' پانچ سو' ،'ایک هزار' ئے کړئ چه بیا دا پاس شی جی۔

جناب سپیکر: دا داسے ده چه کوم مونږ ته In writing راشی کنه، مونږ به هغه اخلو، تاسو خپلو کښے د'پنځه سوه' خبرے کوئ هغه نه Consider کیږی، کوم

In writing چه چیئر ته را او رسیږی نو هغه به Consider کیږی۔ جی، اسرار الله خان گنډاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔اس کو اس وجہ سے میں نے Propose کیا ہے، یہ 12th Schedule جو ہے، اس میں جو جرمانوں کی اوسط ہے، وہ 'دو سو' اور 'ایک سو' ہے اور All of a sudden ہم Jump لگاتے ہیں ایک ہزار اور پندرہ سو تک تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پرانے روپے تھے نا اور ابھی نئے روپے آ گئے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اگر پرانے بھی ہیں تو پھر سب کو اکٹھا Update کرنا چاہیئے، بجائے اس کے کہ صرف موبائل والے ہی کو آپ ہزار اور پندرہ سو کی سزادیں اور باقی کو دو سو، اگر مجھے سن لیا جائے، ثاقب خان! اس میں صرف تین سزائیں ایسی ہیں کہ جہاں پہ چار سو اور چھ سو Range ہے، ایک اس میں ہے Disobeying traffic signals، وہ چار سو، Reckless and negligent driving, driving without driving license اور اس کے علاوہ Smoke emitting vehicle, Juvenile driving, repeating the same violating. اگر اسکو بھی ہم Bench mark مان لیں، چار سو اور چھ سو کر لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا، اگر ثاقب خان اس سے Agree کریں کیونکہ سارا شیڈول اس Pattern پر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان! یہ بہت لمبی بحث ہوتی جارہی ہے اور آگے بہت زیادہ ایجنڈا پڑا ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا داسے کرائمز دی چه د دے د وجے نه خلق مری او د هغے د وجے تاسو شیډول کښے اوګورئ سر، هم د شیډول کښے تاسو 50 او 51 اوګورئ نو هغے کښے پانچ هزار او دس هزار روپئ دی جی۔

جناب سپیکر: او هم دا درته ما اوس Pin point کولو چه پانچ هزار او دس هزار هم شته۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پانچ هزار او دس هزار هم دی، It doesn't have چه وړوکے کرائم وی، دلته خو سړے وژنی نو زه وایم بالکل عبدالاکبر خان صاحب والا د وی، مونږه به هغه Approve کړو په Compromise باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay۔ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: یو گزارش کوم جی، ثاقب خان خبرہ اوکڑہ چہ یرہ دوئ د نوم Matter کوی او تا ئم هم نه Matter کوی خو صرف یو Deterrence پکار دے، لهذا عبدالاکبر خان او مفتی صاحب هم مهربانی اوکڑہ او زمونږہ د فکرز سرہ Agree شو او مونږہ ډیر مناسب Fine propose کڑو، لهذا هاؤس ته گزراش دے چه دا اوکڑی۔

جناب سپیکر: تهیک شوہ جی۔

جناب محمد زمین خان: مهربانی۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of the amendments moved by Mr. Abdul Akbar Khan may say 'Aye'.

Voices: Yes.

جناب عبدالاکبر خان: سر پوائنٹ آف آرڈر، سر میرے خیال میں ابھی آپ نے ایک امینڈمنٹ لی ہے لیکن میں آپ کی توجہ رول 102 کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

**"Submission of Bill clause by clause:** Notwithstanding any thing"

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، کوم یو؟

Mr. Abdul Akbar Khan: 102 Sir. "Notwithstanding anything contained in these rules, it shall be in the discretion of the Speaker, when a motion that a Bill be taken into consideration has been carried, to submit the Bill, or any part of the Bill, to the Assembly clause by clause. When the procedure is adopted, the Speaker shall call each clause separately and when the amendments relating to it have been dealt with,"

"shall put the question that "this clause یعنی میری امینڈمنٹ Dealt with ہو گئی، (or as the case may be, that this clause as amended) stands part of the Bill."" اب جناب سپیکر، جب میری امینڈمنٹ کو ہاؤس نے Approve کر دیا تو میری جو امینڈمنٹ ہے تو وہ بل کا Part ہو گیا اور اب Other amendments پر ووٹنگ کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب تک Approve نہیں ہوئی، ابھی 'Noes' باقی ہے نا اور میں ابھی 'Noes' پہ آتا ہوں۔ ابھی 'Ayes' ہو گیا اور 'Noes' کی طرف آتے ہیں۔

Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Abdul Akbar Khan: 'Ayes' have it.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; all the amendments are dropped.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: وہ کیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ Penalty والی کلاز خالی ہونے دیں۔

جناب سپیکر: Penalty والی ہو گئی، ابھی آپ Hand free کہتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، میں اس کو کہتا ہوں کہ جو Use of hand mobile phone while driving but does not include hand free.

جناب سپیکر: صرف امینڈمنٹس جو Approve نہیں ہوئیں وہ Drop ہو گئیں، صرف خالی پیسے جو آپ لوگوں نے Agree کئے اور اس ہاؤس نے، تو وہی پاس ہو گئے ہیں اور باقی امینڈمنٹس جو ہاؤس نے 'No' کہا تو وہ Drop ہو گئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں ایک کلاز رہتی ہے۔

جناب سپیکر: کونسی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: اس میں کلاز (2) کو ہاؤس میں Put کرنا ہے۔

Mr. Speaker: Now Abdul Akbar Khan! Your amendment is like this. Those who are in favour of the amendment to insert 'but does not include hand free' moved by the honourable Mr. Abdul Akbar Khan, is this?

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

Mr. Speaker: Now it is put to the House. Those who are in favour of this may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. (Laughter)

ابھی Hand free والوں کی چاندی ہو گئی۔

جناب عبدالاکبر خان: ایمرجنسی کلاز کے بارے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، خالی ایمرجنسی کی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ Passage۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا Passage کی طرف آتے ہیں۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2010 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010, as amended may be passed. Mr. Saqibullah Khan, please.

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Thank you, Mr. Speaker. I request that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010, as amended, may be passed.

(Applauses)

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles NWFP (Amendment) Bill, 2010, as amended by Mr. Abdul Akbar Khan, Mr. Muhammad Zamin Khan and Mufti kifayatullah, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو، د مفتی صاحب، د اسرار اللّٰه گنډا پور صاحب، د عبدالاکبر خان صاحب، د زمین صاحب او د اسمبلئ د ممبرانو ډيره شکريه ادا کومه چه پندره سو نه ئے سات سو کړو او دا کنفيوژن ئے لرے کړو۔ ډيره مهرباني۔

<u>جناب سپیکر:</u> چه ليجسليشن پراسس کښے وی نو هم دغه هومره پکار دے او چه په دے باندے بنه ډيټيل ډسکشن اوشی او اکثر مونږ هم دغه شان په Hurry کښے ئے پاس کوؤ نو This the right way او دا تاسو چه اوس ثه اوکړل۔

## ڈی آئی خان میں فرقہ وارانہ فسادات اور پولیس گردی

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال):</u> پوائنٹ آف آرڈر سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مخدوم صاحب۔

<u>وزیر مال:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سر، میں آپ کا مشکور ہوں۔ میرے حلقے میں، جس کیلئے ابھی میں نے دعا بھی کروائی ہے، 12 ربیع الاوّل کو ایک بہت ہی بھیانک واقعہ ہوا ہے اور اس میں نو قیمتی جانیں چلی گئی ہیں اور تقریباً کتنیس آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ سر، اس پر میں نے بشیر بلور سے بھی ریکویسٹ کی ہے اور ادھر بھی کیونکہ وہ واقعہ اس طرح بنا کہ دو مذہبی فرقوں کے درمیان ایک چھوٹی سی بات ہوئی جس پر ان کا

آپس میں مقابلہ ہوا اور گیارہ آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس کی اور ہماری مجبوری ہے کہ اس پر مذہبی وجہ سے، میں توجہ چاہونگا سر، اس میں دو فریقوں کے درمیان ایک Incident ہوا جس میں گیارہ آدمی زخمی ہوئے اور تین شہید ہوگئے لیکن اس کا جب ساؤتھ کے لوگوں کو پتہ چلا تو پھر وہ آ گئے، وہاں ان کا مدرسہ تھا، اس کو آپ پنج پیری کہتے ہیں اور ہم پتری کہتے ہیں، ہمارے علاقے میں اسے پتری کہا جاتا ہے اور آپ کے علاقے میں پنج پیری کہا جاتا ہے، تو ادھر ان کے آدمی اکٹھے ہوئے اور ان ہی کے مدرسے سے فائرنگ ہوئی لیکن اس کے بعد پبلک آ گئی، چونکہ 12 ربیع الاول کا دن تھا اور بہت لوگ تھے تو گیارہ بجے تک ان پر ایسے حملے ہوئے کہ مدرسہ Damage ہوگیا، وہ چیز ختم ہوگئی لیکن لوگوں کا سلسلہ جاری رہا، چار بجے بغیر کسی وجہ سے پولیس نے نہتے لوگوں پر فائرنگ کر دی اور اس میں تقریباً اٹھائیس آدمی زخمی ہوئے اور چھ شہید ہوگئے۔ سر، مجھے پتہ نہیں لگ رہا کہ ڈی پی او کے ہوتے ہوئے نہتے لوگوں پر پولیس فائرنگ کر رہی تھی اور کوئی فریقین کا مقابلہ بھی نہیں تھا، وہ فرقہ جس نے پہلا واقعہ کیا، وہ آؤٹ ہوگیا تھا اس جگہ سے۔ چاہیئے یہ تھا کہ پولیس ان پر لاٹھی چارج کرتی اور اگر ان کو بھگانا تھا تو ان پر آنسو گیس چلائی جاتی تو نہ آنسو گیس چلائی گئی اور نہ کوئی لاٹھی چارج کیا گیا اور نہتے لوگوں پر فائرنگ کی گئی جس پر لوگوں کا احتجاج ہے، ڈی آئی خان اب جل رہا ہے، خدانخواستہ اگر گورنمنٹ نے اس پر توجہ نہ دی تو یہ معاملہ صوبہ سرحد کیلئے نہیں بلکہ سارے پاکستان کیلئے ایک بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا اور پھر کنٹرول کے قابل نہیں رہے گا۔ سر، ہمیں افسوس ہے کہ ان لوگوں نے ایف آئی آر کیلئے درخواستیں دی ہیں کہ فلاں فلاں نے ہمارے اوپر فائرنگ کی ہے لیکن آج تک ان کی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی۔ پہلی ایف آئی آر نو دس بجے ہوئی لیکن جو چار بجے واقعہ ہوا جس میں انتظامیہ ملوث تھی تو اس کے خلاف آج تک ایف آئی آر نہیں کاٹی جارہی ہے اور سب سے بڑی اور بری بات یہ ہے کہ اب پولیس کسی اور کو، اپنی پولیس گردی کے ذریعے کسی اور کو اس میں لانا چاہتی ہے کہ باہر سے لوگ آئے۔ اگر باہر سے لوگ آتے تو ڈھائی سو آدمی گرفتار ہوئے، گھر گھر کا سرچ آپریشن ہوا اور ایک چاقو بھی برآمد نہیں ہوا اور جو ڈھائی سو آدمی کو پکڑا گیا تو کسی سے ایک چیز بھی برآمد نہیں ہوئی تو فائرنگ کہاں سے ہوئی؟ صرف ایک فرقے سے پہلے فائرنگ ہوئی اور معاملہ ختم ہوا۔ پھر پولیس اور پبلک میں، اس میں غریبوں کو مارا گیا۔ سر، اس کے بعد ڈھائی سو آدمیوں کو گرفتار کیا گیا، چار جگہ پر پولیس اسٹیشنوں میں رکھا گیا، سٹی، کنٹونمنٹ، سی آئی اے سٹاف لائن اور صدر میں۔ سر، کسی علاقے میں کوئی بدتمیزی نہیں کی گئی جبکہ صدر تھانے میں ان کو رات کو، بلکہ ہر رات ان کو مارا گیا اور ان کو غیر مسلم کہا گیا، اس میں بڑا وہ

ہے، تو میری اپیل ہے، اس دن میں نے پریذیڈنٹ صاحب سے بھی ریکویسٹ کی ہے جس پر انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اس میں میں سی ایم صاحب کو، چیف سیکرٹری کو اور آئی جی پی کو لونگا کہ جوڈیشل انکوائری کی جائے اور جو انکوائری ابھی مقرر ہوئی ہے ایڈیشنل کمشنر کی، تو یہ اس لیول کی بات بھی نہیں ہے کیونکہ پولیس کے خلاف صرف ایڈیشنل کمشنر کیا کر سکتا ہے؟ اس پر جوڈیشل انکوائری ہونی چاہیئے اور کم از کم جس آدمی یا آفیسر کے خلاف لوگوں نے درخواست دی ہے تو اسے گرفتار کیا جائے اور سسپنڈ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جبکہ ڈی آئی جی صاحب سے میں نے بات کی تو ڈی آئی جی نے مجھے خود کہا کہ پولیس کا Failure ہے، اس میں پولیس کا نہ کوئی لاٹھی چارج ہوا ہے اور نہ اس پر آنسو گیس استعمال ہوئی ہے تو میں نے بشیر خان سے اس دن بھی ریکویسٹ کی تو انہوں نے ڈی آئی جی کو دو دن کی مہلت دی لیکن آج تک میرا خیال ہے کہ وہ رپورٹ ان کے پاس نہیں آئی۔ انہوں نے فیصلے کے پندرہ دن رکھے تھے جس پر اب وہ اپنا ثالث اسلئے نہیں دے رہے ہیں کہ جب تک ہماری ایف آئی آرز درج نہیں ہونگی تو ہم کوئی ثالث نہیں دینا چاہتے۔ ابھی پنجاب سے منیب الرحمان صاحب بھی آرہے ہیں، دوسرے مولوی کراچی سے بھی آرہے ہیں، اگر یہ چیز ان کے ہاتھ میں چلی گئی تو پھر ہم ذمہ دار نہیں ہونگے کیونکہ یہ ایک ایسی تحصیل تھی جس میں آج تک کوئی واقعہ Sectarian کا نہیں ہوا تھا اور اب بھی یہ اچانک جو واقعہ ہوا ہے، اس کے بعد صرف پولیس گردی ہوئی ہے، تو میری ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ جس آدمی نے، جس پولیس آفیسر نے فائرنگ کی ہے تو اس کو فوری گرفتار کیا جائے اور اس کے خلاف پرچہ کاٹا جائے اور کم از کم ڈی پی او سے پوچھا جائے کہ آپ کے ہوتے ہوئے کیوں فائرنگ ہوئی ہے؟ حتیٰ کہ آرمی تھی اور آرمی نے ایک فائر نہیں کیا اور لوگوں کو گلیوں میں مارا گیا، لوگوں کے گھروں کی بے عزتی ہوئی ہے اور لوگوں کے گھروں میں جاکر فریج توڑے گئے، ان کی الماریاں توڑی گئیں، برتن توڑے گئے تو یہ ایک بڑی بربریت تھی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مخدوم صاحب! ٹھیک ہے اور بڑا معاملہ ہے، اچھا چلیں، جی بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> Thank you very much۔ جناب سپیکر صاحب، دا خنگه چه زمونږ مرید کاظم صاحب خبره اوکړه او اوس دوئ ما سره خبره کړے وه نو ما ډی پی او سره خبره اوکړه، هغوی وائی چه مونږ انکوائری کښینولے ده او انشاءالله ورځ دوه کښے به هغه رپورټ تاسو ته اولیږم او که هر څوک پکښے Involve وی نو زه دوئ ته تسلی ورکوم او دے پخپله د کیبنټ ممبر دے او پخپله حاکم دے، حکومت د دوئ دے او انشاءالله هغه آئی جی سره

به هم خبره اوکړو چه کوم سړے دیکښے Involve دے او چه هغه هر څوک وی مونږ ټول ئے As a whole condemn کولے هم شو او چه کوم کس نیم هغے کښے زیاتے کړے دے نو انشاءالله هغه ته به خامخا سزا هم ملاویږی او دا خو ډیره لویه واقعه ده او دیکښے خامخا حکومت پوره In touch دے او ډی پی او سره هم زه In touch یم او هغه کمشنر صاحب سره هم In touch یم چه څنګه او کوم وخت خبره اوشی نو انشاءالله مونږ به په خپلو کښے کښینو او دا خبره به مونږ Settle کړو او آئی جی ته به هم وایو او د هغوی خلاف به سخت نه سخت ایکشن انشاءالله اخلو۔

جناب سپیکر: مهربانی اوکړئ دغه واخلئ خو دا د کیبینټ ممبرز د یو کوشش کوی چه د لته هاؤس ته هغه څیز راوړی او دا څیز د هلته کیبینټ کښے کوی یا خپل که هلته نه وی نو دلته چیمبر کښے ئے کښینوئ او دا مسئلے دا ایشوز هلته حل کوئ جی۔ دا په Extra agenda د عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت لوکل گورنمنٹ مجریہ 2010ء کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Extra agenda item: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that leave may be granted to introduce the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010.

Mr.Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member to introduce the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please introduce before the House the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جی، ہاؤس کا مشکور ہوں اور آپ کا بھی۔ Now I beg to move to introduce the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: Its stand introduced.

## قراردادیں

Mr. Speaker: 'Resolutions': Dr. Zakirullah Khan Sahib. Not present, withdrawn. Again, Dr. Zakirullah Khan Sahib. Not present, withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his resolution No. 333 in the House.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ کرم تنگی ڈیم جنوبی اضلاع کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور عرصہ دراز سے التواء کا شکار ہے جبکہ حال ہی میں مذکورہ ڈیم کیلئے مختص شدہ فنڈز منجمد کر دیئے گئے ہیں جس سے جنوبی اضلاع کے عوام میں مایوسی پھیل گئی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کرم تنگی ڈیم کیلئے فوری طور پر فنڈز کی فراہمی کا انتظام کر کے منصوبہ ہذا پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے، نیز مذکورہ ڈیم کی بلندی میں دس فٹ کا اضافہ کیا جائے تاکہ ضلع کرک کی یونین کونسل چوکارہ، احمد آباد، تخت نصرتی، جہانگیری یونین کونسل، میانکی اور یونین کونسل شنوہ گڈی خیل کیلئے آبپاشی کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، ذرا سیریس ہو جائیں، یہ ریزولیوشنز بھی اسمبلی کا ایک اہم Important وہ ہوتی ہیں، اسمبلی کا، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: آبپاشی کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے اور مذکورہ ڈیم سے بجلی پیدا کر کے ملک میں توانائی کے بحران کو کم کرنے میں مدد بھی مل سکتی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچز سے آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی، سپورٹ کومہ ئے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved be the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Maulvi Ubaidullah Sahib, to please move his resolution No. 337 in the House.

مولوی عبیداللہ: ڈیرہ مھربانی۔ جناب سپیکر، ضلع کوہستان کی تحصیل پٹن میں، یہاں پر پتن لکھا ہے لیکن 'ت'، نہیں 'ٹ' ہے، تحصیل پٹن میں بمقام پٹن ایک سو تیس میگاواٹ ہائیڈرو پاور ہاؤس کی تعمیر جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے، جہاں سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر واپڈا کا گریڈ سٹیشن کام کر رہا ہے جبکہ

علاقہ کیلئے بجلی کی ترسیل دور دراز سے کی جاتی ہے جس سے وولٹج کم رہتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مذکورہ پاور ہاؤس سے ہی گریڈ سٹیشن کو بجلی دی جائے تاکہ لائن لاسیس میں کمی کے ساتھ عوام کو کم وولٹیج سے نجات بھی مل سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹریژری بنچز سے آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: جی، سپورٹ کوؤ ئے، صحیح دہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved be the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr.Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Ateef ur Rehman, please move your resolution No. 338 in the House. Not present, withdrawn. Mr. Pervaiz Ahmad Khan Sahib, to please move his resolution No. 345 in the House.

<u>جناب پرویز احمد خان</u>: جناب سپیکر، محکمہ آبپاشی کے ٹیوب ویلز جن کی سیلف سکیم کے تحت منظوری دی گئی ہے اور حکومت کا لاکھوں روپے خرچ کیا گیا ہے، مرمت، بجلی بلوں کی ادائیگی اور علاقے کے عوام کی نا اتفاقی جیسے مسائل درپیش ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ مسائل اور حکومتی اخراجات کے ضیاع کو روکنے کے پیش نظر سیلف سکیم کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویلز کو حکومت خود چلانے کیلئے اقدامات کرے اور کاشتکاروں سے اس ضمن میں آبیانہ وصول کرے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: دیکبنے فنانسز Involve دی نو دا مونږ نہ سپورټ کوؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہ ئے سپورټ کوئ؟

<u>وزیر قانون</u>: نہ جی، نہ ئے سپورټ کوؤ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Voices:</u> Yes.

<u>Mr. Speaker:</u> Those against it may say ‘No’.

<u>Voices:</u> No.

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The resolution is dropped. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his resolution No. 348 in the House.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. The social, political and economic salvation of FATA residents / tribal areas are integrated with the province of NWFP. It is, therefore, recommended to the Provincial Government for the recommendation to Federal Government and President of Pakistan to notify the settlement of tribal areas and extend all the laws and regulations of areas, as and when cleared, and take over by the security forces / Pakistan Army. Moreover, subsequent legislation should be introduced to amend the Constitution of Pakistan for FATA’s permanent integration with the province”.

جناب سپیکر صاحب، کہ تاسو ما تہ یو پنځه منټه راکړل جی نو زه به د دے وضاحت اوکړم۔ زمونږ سینیئر منسټر صاحب به هم دا خبره واوری جی، توجه به سر ستاسو په وساطت د دوئ غواړم او دا ډیره Sensitive خبره ده جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا واورئ جی، لږ میاں صاحب! د دوئ دا خبره واورئ۔ جی، ثاقب الله خان، پلیز۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د دے ریزلیوشن مقصد دا دے چه فاټا څومره وخت نه ټرائیبل ایریا شوے ده، د دے یو بل قانون او بل دغه دے او دا چه شروع شوے ده نو د برټش یو پالیسی وه د Divide and Rule زما په نیز باندے دا ټرائیبل ایریا چه ده نو د پښتنو هغه Divide and Rule policy continuation دے جی۔ په هغے کښے مختلف څیزونه استعمال شوی دی او څکه استعمال شوی دی چه خپل برټش راج حکومت اوکړو، بیا ورکښے آزادی ملاؤ شوه او پاکستان راغلو جی، زمونږ وطن چه آزاد شو نو انګریز خو لاړه خو براؤن صاحب لا نه ړو او دا ټرائیبل ایریا چه ده نو هم هغسے پاتے شوه حالانکه Inception نه جی، Inception نه Concept دا وو چه د دے به Integration کیږی خو هغوی سره بیا هم په دغه کښے یو سسټم وو، د ایف سی آر لاندے یو قانون وو او په دیکښے پولیټیکل ایجنټ چه کوم Authorization هغه له آقا انګریز ورکړے وو نو هغه براؤن صاحب هم ورکولو د خپل Vested interest د

پارہ، زما جی دا ریکویسٹ دے، دا ډیر Important دے ما د پارہ نو زہ بہ آنریبل ممبرانو تہ دغہ کوم چہ زما خبرہ د واوری او د هغے نہ پس کہ څہ وی نو بالکل زمونږ مشران دی جی-----

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو سر، هغہ Inception کښے بیا هم چہ کلہ براؤن صاحب دا کار شروع کړے وو او Vested interest چہ کیدو نو زمونږ د پښتنو خو اوس هم د Concept Divide and Rule دے، پہ دیکښے زمونږ Divisionدے۔ د Inception نہ، دا آئیډیا کہ د انگریز قائم کښے وو او کہ د پاکستان د آزادیدو نہ پس وو، دا وہ چہ د دے بہ Gradual integration کیږی خو اوسہ پورے او نہ شو۔ ایف سی آر هلتہ لاگو دے، غلطی یو کس کوی او قانون پہ ټولو باندے، د ټولو نہ بدلہ اخلی او ټول قوم پہ لړزان باندے وی، قبیلہ پہ لړزان باندے وی، هغے کښے څہ هم او نہ شو او زما هر وخت تپوس دا وی چہ دا دومرہ ښہ قانون د ایف سی آر پہ ټرائیبل ایریا کښے نو پہ دے Settled area او پہ د نورو حصو د پاکستان کښے ئے ولے نہ راولئ چہ دا ښہ قانون دے؟ نو پکار دا دہ چہ هلتہ راشی او دلتہ هم راشی او کہ ښہ قانون نہ وی نو تاسو تہ پتہ دہ چہ دا ایف سی آر پہ دے صوبے کښے وو او بیا بیا د خلقو جدوجهد سرہ ختم شو ځکہ چہ قانون ښہ نہ دے او بیا هم پرے سر خوری۔ دا یو سسټم وو او د انگریزانو قائم وو، د هغے څہ طریقہ کار روان وو، هغے کښے سر یو Entity وہ، ډیرہ ضروری وہ، هغہ پولیټیکل ایجنټ وو او ملک وو، دا دوہ انسټی ټیوشنز چہ وو نو هغہ بہ Smooth running د پارہ ډیر زیات ضروری وو۔ پولیټیکل ایجنټ هغہ بہ خپلہ اتھارټی د ملک پہ ذریعہ باندے پہ قوم او پہ خلقو باندے بہ دغہ کولہ او چہ کلہ د دهشت گردئ خلاف جنگ شروع شو نو دا مسئلے زمونږہ علاقو تہ راغلے۔ سر، تاسو تہ پتہ دہ چہ پہ سلگونو باندے ملکان چہ کوم Pro government ملکان وو او د پاکستان ملگری وو نو هغہ شهیدان شو۔ هغہ Chain ختم شو، د هغوی چہ کوم Traditional authority وہ نو هغہ ختمہ شوہ، اوس خلق هغوی لہ نہ ځی نو بیا چونکہ هغہ Writ of government ختم شو نو پولیټیکل اتھارټی چہ کومہ وہ هغہ

هم ختمه شوه او اوس پاکستان آرمی یو کار شروع کړے دے، مونږه ئے ټول سپورټ کوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لږ مختصر کړئ جی، ډیر زیات ریزلیوشنز راته پاتے دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا ډیر Important دے ځکه زه بخښنه غواړم، لږ ټائم راته راکړئ۔ اوس جی، هلته Civil vacuum دے، فوج خو راغلو، ځائے ئے کلیئر کړو، سسټم به څنګه چلاوئ؟ ملک خو مړ شو او نه د یرے بل ملک له څوک ځی، پولیټیکل اتهارټی دومره Aroid شوه چه د هغے خو حیثیت ختم شو نو زمونږ ریکویسټ دا دے چه هسے هم Integration، دا د یو وضاحت ورکښے زه کومه جی، دیکښے ما Mention کړی نه دی، د ټرائیبل جرګے نه او د ټرائبل خلقو نه د تپوس اوشی، د هغے یو وجه ده چه دا کوم آرټیکل 247 دے نو د آئین د لاندے ټرائبل ایریا Notify کولے شی پریزیډنټ Settled area ته، د هغے کلاز 6 که تاسو اوګورئ نو په هغے کښے ئے لیکلی دی:

"Provided that before making any Order under this clause, the President shall ascertain, in such manner as he considers appropriate, the views of the people of the Tribal Area concerned, as represented in tribal jirga." ما خپل ریزلیوشن کښے ځکه دا نه دی وئیلی چه دوئ نه تپوس کوئ ځکه چه کانسټی ټیوشن خو هغوی له دا ورکړے دی او مونږه خالی ریکویسټ کوؤ چه Civil vacuum دے جی او ملټری چه کله هلته نه لاړه شی نو ملک ختم او په سلګونو ملکان په دیکښے شهیدان شوی دی، پولیټیکل ایډمنسټریشن ختم دے۔ دا Draconian law د ختمه شی او Integration د اوشی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز سے کون جواب دیگا؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی، میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا سے ده جی، په دے حواله چه کومه دا کانسټی ټیوشنل کمیټی ناسته ده او وفاق کښے د ټولو پارټو نمائندګی هم ده او زما خیال دے چه په دے ډائریکشن کښے هغوی روان دی او انشاء الله دا چه کوم راتلونکے 18th

amendment Bill دے نو ډیر څه به هغے کښے Cover شی، دا زمونږ د پارټۍ هم Stance دے او د Coalition government هم دا Stance دے۔ مونږ هم دا غواړو چه یره د ټرائبل ایریا خلق چه کوم دی، دا په Main stream politics کښے راشی، دے اسمبلو ته راشی او صوبائی اسمبلئ ته راشی او بل د هائی کورټ چه کوم Writ jurisdiction دے، دا هلته Extend شی، د سپریم کورټ Extend Writ jurisdiction شی، بالکل دا مونږ غواړو او سپورټ کوؤ ئے۔

جناب سپیکر: تاسو ئے اوس سپورټ کوئ؟

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سکندر خان! مخکښے بلا اوږد کار پروت دے۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: سپیکر صاحب! یو منټ دوه غواړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف دوه منټه جی۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: زه پکښے یو پوائنټ Point out کومه جی۔ جناب سپیکر، ثاقب خان چه کومے خبرے اوکړے نو بالکل صحیح خبرے ئے اوکړے او پکار ده چه هلته کښے یو غلط قانون دے نو د هغے حل راویستل پکار دی خو جناب سپیکر، مونږه د هغه ځائے د خلقو د مستقبل فیصله کوؤ لګیا یو یا په هغے باندے یو رائے قائموؤ او د هغه ځائے د خلقو نه تپوس اونه کړو نو زما خیال دے چه دا یو ډیر لوے زیاتے او ظلم دے او که مونږه اوګورو په کانسټی ټیوشن کښے هم اوګورو جی نو د آرټیکل 247 لاندے سب سیکشن (6) دے او بیا د هغے Proviso چه ده نو په هغے کښے ئے دا کلیئر لیکلی دی: "Provided that before making any Order under this clause," پریذیډنټ ته ئے وئیلی دی:

"the President shall ascertain, in such a manner as he considers appropriate, the views of the people of the Tribal Areas concerned, as represented in the tribal jirga."

مطلب دا دے چه د هغوی نه به تپوس پکښے کیږی، زما نور څه په دیکښے دغه نشته او زه هم دا غواړم چه د هغه ځائے Economic integration د اوشی او هغوی ته د هم هغه حق ملاؤ شی چه کوم هر یو پاکستانی ته حاصل دے۔ جناب سپیکر، که مونږه د Colonial خبره کوؤ چه د هغے لاز مونږه ختمول غواړو او دا

یو غلط دغه شوے دے نو بیا مونږ هم چه کم از کم هغه شان کار اونه کړو او مونږ هغوی له دومره حق ورکړو چه د هغوی نه پکښے تپوس اوکړو۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: ډیره مهربانی۔ ثاقب خان چه کومه ایشو راااوچته کړے ده نو هغه Already under consideration ده په فیډرل دغه باندے او یواځے دا نه ایف سی آر کښے امینډمنټ او ورسره پولیټیکل پارټی ایکټ چه کوم هغه هم Introduce کیږی او انشاءاللّٰه تعالیٰ دے میاشت کښے به د آئینی کمیټۍ چه کوم رپورټ دے نو په هغے باندے خبره کیږی او زما په خیال چه د هغه فیصلے پورے به دا واپس شی او څنګه چه سکندر خان خبره اوکړه نو دغه شان د قبائلو نمانده ګان، ایم این ایز او سینټرز هغوی سره په دغه باندے خبرے اترے کیږی او کومه نمونه هغه Facilities چه پکار دی او کومه ئے خدشه ده نو هغه مونږ ټول وایو هغوی ته، دا اوس د هغه انګریزانو وخت نه دے او دا مهذب خلق دی او دغه نمونه هغه قانون او هائی کورټ کښے د هغوی کیسونه اوریدل پکار دی نو په دغه نمونه باندے چه کوم خدشات دی، هغه به انشاءاللّٰه تعالیٰ رفع شی۔

جناب ثاقب اللّٰه خان چمکنی: جناب سپیکر، یو سیکنډ ما ته راکړه جی، یو Verification دے۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب ثاقب اللّٰه خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زمونږه آنریبل سکندر شیرپاؤ صاحب آرټیکل Quote کړو چه کوم ما Quote کړے وو، ما ریزولیوشن کښے دا خپل وضاحت اوکړو چه ما د ټرائیبل د خلقو تپوس څکه خپل ریزولیوشن کښے نه دے Mention کړے چه دا Constitutional right دے نو چه چرته یو Article of Constitution Mention کړے دے نو هغه خو به خامخا کیږی نو څکه ما نه دے Mention کړے، زه خو د دے بالکل خلاف نه یم،زه وایم چه معلومات د اوکړی، تپوس د اوکړی او دا ریزولیوشن زمونږه د وجے نه ولے دے څکه چه Tribal burden په مونږه چه کوم دے، یو خو پښتانه دی سر، ما ته خو دا ټرائیبل ایریا زم

هغه Division ښکاری، دویمه خبره ورکښے دا ده چه مونږ دا وایو چه زمونږ په صوبے باندے، چه په ټرائبل ایریا کښے چه څه کیږی نو په مونږه باندے ئے اثر دے، په ساوتھ وزیرستان کښے چه څه کیږی نو ټانک او ډیره ترے محفوظ دی، په نارتھ وزیرستان کښے چه څه کیږی نو بنوں ترے محفوظ دے، په باړه کښے چه څه کیږی نو مونږه پیښور والا ترے محفوظ یو سر؟ مونږه دا وایو چه کوم د هغوی حصه ده نو هغه به وی خو د کانسټی ټیوشن چه آرټیکل ما Quote کړو او سکندر صاحب هم Quote کړو نو اوس خو به ترے خامخا تپوس کیږی۔

جناب سپیکر: محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، ثاقب خان چه کوم ریزولیوشن پیش کړے دے که دا پاس شی نو دا به یو ښه Message فاټا ته لاړ شی۔ اوس چه رحیم داد خان کومه خبره اوکړه نو هغے ته ئے پریږدئ جی، یو خو مونږه سره حق هم نشته، دیکښے ما ته اوښایئ چه د هغوی د فاټا سره تعلق وی او دلته کښے ناست وی۔ ثاقب خان زمونږ د علاقے سړے دے او ځو پورے چه د ایف سی آر خبره ده نو په ایف سی آر کښے که څه امینډمنټ اوشی نو زه خو دا وایمه چه دا د په ټول فرنټیئر کښے او په ټول پاکستان کښے دغه شی چه یو ایجنسئ کښے ځومره جرمونه کیږی او د موجوده حالاتو نه علاوه زمونږ په شبقدر کښے، په ټانړه کښے نن به د هغے نه زیات کیږی چه ایف سی آر کښے ښه ټھیک ټھاک هغه چلیږی، اوس چه کوم حالات دی نو دا خو اوس په پنجاب کښے هم دی او هلته کښے خو فاټا نشته کنه، هلته ولے دغه دے، فاټا خو پنجاب کښے نشته دے، په سندھ کښے نشته نو زه خواست کوم چه دا ریزولیوشن د واپس واخلی۔ موجوده وخت کښے به دا یو ښه Message لاړ نه شی، فاټا هسے هم تباه ده، غرقه ده نور ئے دغه کوی جی، اوس پکښے حالات لږ کنټرول شوی دی او هلته کښے اوس خلق هم راواوچت شوی دی او سسټم دغه شوے دے۔

جناب سپیکر: دا خبره ډیره اوږده شوه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس سلسلے میں گزارش ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے دو Views آرہے ہیں تو یہ گورنمنٹ کیلئے بھی اچھا Sign نہ ہوگا کہ آخر میں اس پر Division ہو، اگر آپ

ثاقب خان! کہیں تو اس کو پینڈنگ رکھ لیں، پھر اس پر Consensus ڈیولپ کر کے اور پھر ہاؤس کو، کیونکہ ایک منسٹر صاحب کی ایک رائے ہے اور دوسرے کی دوسری تو اس سے Division پیدا ہو جائیگی اور یہ گورنمنٹ کیلئے بھی اچھا Sign نہیں ہوگا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! تاسو به ده پسے اوو ایئ، مفتی کفایت اللہ صاحب پسے جی۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا مسئله ډیره اهمه ده او ډیره زیاته حساسه هم ده جی۔ دیکښے خو زما په خیال دا ده چه حکومت یو آئینی اصلاحاتی کمیټی جوړه کړے ده او هغے دومره زیات سنجیده عمل شروع کړے دے چه پوره د ټولو پارلیمانی جماعتونو نمائنده ګان هلته کښے موجود وی او هغوی ټول کارونه پریښنی دی او ډیر زر زر هغه کوی او زما په خیال باندے هغوی آئین خو نه جوړوی لیکن هغه د آئین نظرثانی کوی او هغے کښے د عوامی نیشنل پارټئ یوه ډیره ښه برخه ده او دے ټائم کښے که ثاقب اللہ خان خپل طرف نه یو قرارداد راوړی نو دا خو ټهیک ده او د هغه دا حق جوړیږی لیکن یوه خبره دا هم پکښے راځی چه هغه کوم مشران هلته کښے ناست دی نو زه دلته کښے یو قرارداد راوړم نو بیا خو د خپلے پارټئ په مشرانو باندے عدم اعتماد دے او هغوی ډیر ښه کار کوی او په یو قرارداد سره خو د دوئ کار نه کیږی نو زه به دا خبره هم سیکنډ کومه او هغه خلقو نه پوښتنه هم کول پکار دی او د هغوی روایات دی، د هغوی جرګے هم دی که دا سے اوکړے شی، که ثاقب اللہ خان لږ په شا راشی او هغه د آئینی اصلاحاتو کمیټئ ته اوګورو او که د دوئ مقصد په هغے کښے حل کیږی خو ټهیک ده ګنی بیا د قرارداد راوړی۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د منور خان صاحب د پارټئ موقف هم واوری، تاسو به اخری خبره اوکړئ او تاسو به Wind up کړئ۔ جی، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: د دے متعلق زه صرف دومره خپله خبره کول غواړم چه د دے په ریزولیوشن باندے کوم سپیچز Thirty minutes ورکړی شوی دی نو دے باندے دومره ډیر ریزولیوشنز پراته دی که مونږ په یو ریزولیوشن باندے دومره ټائم اخلو نو کم ازکم رولز 133 چه کوم دے نو د هغے مطابق Thirty minutes پکار دی د دے سپیچ د پاره او تاسو تقریباً پینتالیس منټس زیات واغستل نو پکار دا ده چه دا نور ریزولیوشنز بیا ډراپ کړی۔

جناب سپیکر: دا ټهیک وایئ۔ بشیر بلور صاحب! بس Wind up ئے کړئ، خبره بیا ووټ ته اچوم جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ زه د مفتی صاحب شکریه ادا کوم خو مفتی صاحب یوه خبره اوکړه چه د هر چا حق دے ، As an MPA ، As a Member of the House چه هغه خپل سوچ هاؤس ته راوړی، هغه داسے نه ده چه زه یوه خبره اوکړم او زما په مشرانو باندے اعتماد نه وی او زما خیال دے چه زمونږ پارټی یو دومره د ډسپلن پارټی ده چه زه په دے باندے فخر کوم چه زمونږ خلق چه دی نو هغه د خپلو مشرانو او د هغوی ډیر احترام کوی او د هغوی په خبرو باندے همیشه عمل کوی نو زما خپله دا رائے ده چه څنګه مشران هلته ناست دی او هغوی یوه فیصله کوی او ثاقب الله خان! دا Hundred percent مونږه غواړو، خو دا خبره چه کوم وخت پورے هلته مشران ناست دی او هغوی یوه فیصله اوکړی او مونږه د هغے نه بل خوا شو نو لږ بدمزګی غوندے پیدا کیږی نو زه خواست کومه خپل ورور ته چه دا د واپس واخلی او بیا به انشاءالله کښینو، یو Unanimous قرارداد به اولیکو په دے باره کښے او بیا به په هاؤس کښے ئے پیش کړو نو زه خواست کومه چه دا د واپس واخلی۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: دا ریزولیوشن زه واپس اخلم جی۔

جناب سپیکر: شکریه، جی۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: خو یو Verification به کومه او دا خبره کول غواړمه چه لکه زه چه خبره کومه نو په دے ډاډ باندے ئے کومه چه زمونږ ډیره جمهوری پارټی ده، مونږ چه کله خبره کوؤ نو په دے باندے زمونږه مشران مونږ

Encourage کوی او خفه کیږی پرے نه، نو ستاسو د پارټئ به خپل او زمونږه به خپل سوچ وی۔ ډیر مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ټهیک شوه، شکریه جی۔ Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his resolutions No. 350 in the House.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: شکریہ۔جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ پی ایف 47 حویلیاں میں گرلز ڈگری کالج، پرائمری سکول کی بلڈنگ میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے اور کالج کی اپنی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے طالبات کو مشکلات کا سامنا ہے، لہذا کالج سے ملحقہ ہزارہ ڈور کی 77 کنال اراضی مذکورہ ڈگری کالج کیلئے مختص کی جائے تاکہ کالج کی اپنی عمارت تعمیر ہو کر بچیوں کو تعلیم دالوانے کا حکومتی وعدہ پورا ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ سولہ یونین کونسلوں کا واحد کالج ہے کہ جب بھی امتحانات ہوتے ہیں اور نئے داخلے شروع ہوتے ہیں تو کالج کے اندر بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ بچیوں کو ہری پور اور ایبٹ آباد میں جاکر داخلے لینے پڑتے ہیں، تو پچھلے سال میں نے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ کی کہ کالج کے ساتھ ہزارہ ڈور کی بلڈنگ بھی ہے اور جگہ بھی ہے کہ عارضی طور پر اس کو کالج کے ساتھ استعمال کرنے کی اجازت دی جائے تو میں وزیر اعلیٰ صاحب کا بڑا مشکور ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹریژری بنچز سے کون؟ لاء منسٹر صاحب! بس جلدی کریں اور ایک دو منٹ سے زیادہ وقت نہ لیں یا انکو سپورٹ کریں۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: جی نہیں، اس کو سپورٹ نہیں کر سکتے اس لئے کہ Financial implications اس کی ہیں اور ویسے ہی Administratively ہم اس کو دیکھ لیں گے اور جو بھی Possible ہے، وہ کریں گے۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: وزیر اعلیٰ صاحب نے Temporary طور پر یہ کیا تھا اور ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے مشکور ہیں اور اگر حکومت اس کا کچھ بندوبست کرے، وہاں پر ایک ایک کمرے میں سو، ڈیرھ سو بچیاں بیٹھی ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that------

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب، په دے سلسله کښے وزیراعلیٰ صاحب یوه خبره کړے ده او خپله خبره دوئ Disputed کوی نه، نو ښه به دا وی چه دے دا واپس وا خلی او هغه ځائے نه به دا خبره ټهیک وی ځکه چه Complications به پیدا کیږی چه مونږه ئے مخالفت اوکړو نو بیا به د وزیراعلیٰ صاحب هغه خبره ښنګه کیږی او Alreadyد ده یو کار روان دے نو کار-----

جناب سپیکر: جی اردو میں بولو تاکہ اس کو بھی سمجھ آ جائے۔

وزیراطلاعات: ایسا ہے کہ میں ایک مشورہ دینا چاہونگاکہ اگر وزیراعلیٰ صاحب نے آپ سے Commitmentکی ہے تو اسی تک محدود رہے، اگر یہاں پر ہم اسکی مخالفت کردیں تو پھر اس پر کام کیسے ہوگا، لہذا اگر آپ واپس لیں تو یہ ذرا مناسب ہوگا۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرونگا۔

جناب سپیکر: جی، قاضی محمد اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میرے پاس رول 123 ہے اور اس میں Right to move resolutionہے اور یہ سارے ہاؤس کی انفارمیشن کیلئے میں پڑھنا چاہتا ہوں:

"Subject to the provisions of these rules, any Member may move resolution relating to a matter of general public interest:-

Explanation.- 'General public interest' means a matter of interest at Provincial or National level and does not include development projects for which resources, feasibility reports and other technical requirements are pre-requisite." سر، یہ ہم------

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: منسٹر صاحب اس کو Contradictکر رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کو یا سیکرٹریٹ کو چیلنج نہیں کر رہا، میرے خیال میں-----

جناب سپیکر: قاضی صاحب! اگر ان رولز پر جائینگے تو ایک ممبر صاحب کی بھی کوئی ریزولیوشن نہیں آئے گی اور یہ ہاؤس Deadہو جائے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو پھر میرے خیال میں اس رولز کو Amendکروادیں-----

جناب سپیکر: یہ رولز میں، As per ruleہم صرف پانچ ریزولیوشنز لے سکتے ہیں اور آج دیکھو کتنا پلندہ میرے ہاتھ میں ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کس کا قصور ہے۔

جناب سپیکر: بس یہ Elected لوگ ہیں اور ان کی خواہش پر چلنا پڑتا ہے۔ جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: یہ آپ کی مہربانی ہے اور ہمیں وہ بھی منظور ہے، وہ خود کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس کو پینڈنگ رکھ لیں اور مجھے توقع ہے کہ سی ایم صاحب خود اس میں مہربانی کر دینگے۔

Mr. Speaker: Okay; this is kept pending. Malik Tehmash Khan, to please move his resoulation No. 361 in the House.

ملک طماش خان: ڈیرہ مہربانی، شکریہ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ میرے حلقہ پی ایف 8 میں ناگمان ڈگری کالج منظور ہوا ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے، لہذا علاقہ کے عوام کی پرزور سفارش پر اس کالج کا نام بے نظیر ڈگری کالج ناگمان رکھا جائے۔ شکریہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed by majority.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، Unanimously ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ قرارداد Unanimously ہے۔

جناب سپیکر: By majority، وہ 'No' Own کرتا ہے اور ویسے بھی میں اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا اور نہ یہ-----

سینئر وزیر (بلدیات): سر، ویسے بھی وہ بہت بڑی لیڈر ہیں اور ان کا ایک چھوٹے سے کالج پر نام رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: صحیح ہے، وہ پرائم منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے لیکن ابھی چونکہ وہ آ چکا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مطلب ہے، بے نظیر صاحبہ شہید کا اتنا بڑا نام اور اسے ایک چھوٹے سے کالج پہ رکھنا یہ میرے خیال میں ان کی شان کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: جی، سارے جتنے بھی بڑے نام ہیں ان کو Avoid کریں اور چھوٹی چھوٹی چیزوں پہ میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس پہ سب Oath لے لیں۔

جناب سپیکر: ہاں، سب کیلئے میں کہہ رہا ہوں اور آپ کا ہوگیا، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، ما له یو منټ را کړئ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: او د ریږه دا مخکښے ریزولیوشن، ځو جی۔

وزیر اطلاعات: یو منټ راته را کړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو دا اوږد یږی کنه میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا سے ده چه د دے یو مقام دے او چه یو ځل دا نوم واغستلے شو نو دا خبره هم مناسب نه ده، زه خو وایم چه دا دوه ملگری چه دی نو دا د هم واپس واخلی ځکه چه د هغے د جمهوریت د پاره ډیر لوے Contribution دے او که د یو کالج نوم هم مونږ د هغے نه شو ایښودے نو بیا به څه ایږدو نو دا زه مناسب نه کنړم، دا د ورورولئ خبره ده او سبا به هر رنگه خبره راځی، د میاں صاحب په نوم به هم راځی او د بل په نوم به هم راځی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پہلے تو میں درخواست کرتا ہوں آنریبل ممبر سے جس نے بھی یہ بولا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن جب حکومت نے Unanimously کے حق میں کہ جب حکومت چاہتی نہیں ہو، اب اگر حکومت راضی ہے تو اس کو، نہیں سر، میرا مطلب ہے کہ ریزولیوشن کے بغیر بھی حکومت نوٹیفیکیشن نکال سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار شمعون یار۔

سردار شمعون یار خان: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جس طرح بات کی ہے اور افتخار صاحب نے بھی کہ ہم خود بھی محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی عزت کرتے ہیں اور جس طرح اس ملک کی انہوں نے خدمت کی ہے اور جمہوریت کیلئے بھی، تو یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن کے نام ہم بڑے لوگوں سے منسوب کرتے ہیں تو آپ نے بھی جس طرح مسئلہ بیان کیا ہے اور میرا بھی ایک مسئلہ ہے، اگر حکومت یا حکومتی پارٹی چاہتی ہے کہ کوئی اس کے نام سے منسوب کیا جائے تو کوئی بڑا پراجیکٹ اس پورے صوبے کیلئے لایا جائے تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ابھی آپ واپس لے رہے ہیں؟

سردار شمعون یار خان: میں میاں افتخار صاحب کی سفارش پہ واپس لے لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: Okay، ٹھیک ہے جی، بس وہ ہو گیا، Unanimously اس کو Consider کریں۔
Syed Jafer Shah Sahib and Waqar Ahmad Khan, to move their joint resolution No. 378 in the House, one by one. Jafar Shah Sahib, please.

جناب جعفر شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، داسے دہ چہ پہ دے قرارداد کښے کہ مونږ ہ څہ تبدیلیانے راؤړو نو We will present it again۔

Mr. Speaker: Thank you. Shah Hussain Khan, Muhammad Anwar Khan, Malik Badshah Saleh and Abdul Sattar Khan, to please move their joint resolution No. 379 in the House. Shah Hussain.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، خو زہ دیکښے یو خبرہ کومہ جی، ما سرہ دا بل قرارداد دے او د دے اھمیت لږ زیات دے نو زہ بہ دا مخکښے پیش کړمہ او دا ھم پہ ایجنډا دے خو د دے اھمیت لږ زیات دے، ھغہ د بل څوک پیش کړی او زہ بہ دا مخکښے پیش کړم جی۔

جناب سپیکر: جس نمبر پہ میں نے Call کی ہے، اس پہ آپ بسم اللہ پڑھیں نا۔

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ چونکہ جناب وزیر اعظم پاکستان کے حکم پر جونیئر کلرک اور اسسٹنٹ کی تمام کیٹیگریز کے ملازمین کے سکیلوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اساتذہ کے سکیلوں میں دو دفعہ ترامیم کر کے اپ گریڈیشن کی گئی ہے لیکن سٹینو ٹائپسٹس اور سٹینو گرافرز جو دفتر میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں تاحال ان کے سکیلوں کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سٹینو ٹائپسٹس اور سٹینو گرافرز سے کمپیوٹر آپریٹر کا کام بھی لیا جاتا ہے لیکن کمپیوٹر آپریٹر کی طرح انہیں

کمپیوٹر الاؤنس نہیں دیا جاتا جو کہ سراسر ناانصافی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جونیئر کلرک اور اسسٹنٹ کی اپ گریڈیشن کی طرح سٹینو ٹائپسٹ اور سٹینو گرافر کے سکیلوں کی اپ گریڈیشن اور کمپیوٹر الاؤنس کی منظوری دی جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں اور یہ ملازمین مزید دلجمعی کے ساتھ سرکاری امور سرانجام دے سکیں۔

سپیکر صاحب، دیکښے زه یو خبره کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب انور خان صاحب! آپ کے بھی یہی الفاظ ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: دیکښے جی وزیر اعظم صاحب له سمری تلے ده او هغه دا Approve کوی خو مونږ صرف سفارش کوؤ، دیکښے وزیر اعظم صاحب له سمری تلے ده۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: الفاظ خو هم دغه دی سر، بس یو منټ۔ صرف دا سټینو چه کوم دے او سټینو ګرافر په دفتر کښے د ټولونه ذمه واری د ده وی، که مشر افسر وی او که نه وی نو دے به د اته بجو نه کښینی او دوه بجو پورے به ډیوټی کوی او د ټیلی فون نه نه شی پاڅیدے، فل ټائم جاب دے نو که د ده اپ ګریډیشن اوشی جی نو دا څه بده خبره نه ده او هغه کسان ډیر محنت کوی او ډیر اهم کردار ادا کوی۔

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچز سے، پلیز۔

وزیر قانون: سپورٹ کرتے ہیں، جی بالکل۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: مهربانی جی۔

جناب شاہ حسین خان: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی سپورٹ کرتے ہیں۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Mufti Kifayatullah Sahib and Haji Qalander Khan

Lodhi, to please move their identical resolutions Nos. 384 and 392 in the House. Mufti Kifayatullah Sahib.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ جی۔جناب سپیکر، چونکہ برہان سے مانسہرہ تک روڈ پر گاڑیوں کی رش کی وجہ سے نہ صرف مسافروں کو پریشانی اور وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ آئے روز حادثات بھی رونما ہوتے رہتے ہیں اس لئے وفاقی حکومت نے عوام کی پریشانی کو مد نظر رکھتے ہوئے برہان سے مانسہرہ تک Express Highway کے منصوبے کی منظوری دی ہے لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ منصوبہ التواء کا شکار ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مذکورہ منصوبے پر جلد از جلد کام شروع کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ علاقے کے عوام کو آمدورفت میں آسانی ہو اور حادثات میں کمی کے ساتھ ساتھ ان کے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، قلندر خان لودھی صاحب! آپ کا بھی یہی ہے، یہی الفاظ ہیں یا؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> نہ جی، تھوڑی سی Changes ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ حسن ابدال، مانسہرہ ایکسپریس وے اور ہزارہ ڈویژن کی نہایت ہی اہم روڈ ہے جو کہ عرصہ دراز سے التواء کا شکار ہے، اس روڈ کا کئی بار سروے بھی ہو چکا ہے مگر تاحال اس پر کام شروع نہ ہو سکا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حسن ابدال، مانسہرہ ایکسپریس وے پر کام فوری طور پر شروع کرنے کیلئے اقدامات کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ٹریژری بنچز سے۔

<u>وزیر قانون:</u> جی سپورٹ کرتے ہیں، تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolutions moved by honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it; the resolution is passed unanimously. Maulvi Obaidullah Sahib, to please move his resolution No. 387 in the House.

<u>مولوی عبید اللہ:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ چونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومت پر اپنے ذرائع سے پچاس میگاواٹ سے زیادہ بجلی پیدا کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبوں پر مذکورہ پابندی ختم کرنے

اور انہیں لامحدود مقدار میں بجلی پیدا کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ صوبے اپنی دستیاب وسائل کو بروئے کار لاکر پانی سے اپنے اپنے صوبوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بجلی خود پیدا کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔ جی، رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، پبلک سیکٹر کبنے پچاس میگاواټ نه سیوا بجلی چه کومه ده نو بجلی گهر جوړولے شی خو پرائیویټ سیکټر نه شی جوړولے خو بیا هغه څه Formalities وی نو هغه کوؤ خو هسے مونږ د دوئ د قرارداد سره اتفاق کوؤ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Muhammad Anwar Khan, Tabasum Shams Bibi, to please move their joint resolution No. 388 in the House. Muhammad Anwar Khan, please.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ پاکستان میں کام کرنے والی موبائل کمپنیوں نے بے تحاشہ پیکجز متعارف کرائے ہیں جس میں رات گیارہ بجے سے صبح سات بجے تک مفت کالیں اور ایس ایم ایس بھی شامل ہیں، چونکہ مذکورہ اوقات میں ان پیکجز سے عوام الناس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن رات گیارہ بجے کے بعد ملک بھر کا نوجوان طبقہ اور خاصکر طلبہ وطالبات غیر ضروری کالیں اور فضول ایس ایم ایس پیکجز استعمال کرنے کی وجہ سے اخلاقی برائیوں اور ساتھ ساتھ اپنا قیمتی پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں اور ان کی پڑھائی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بذریعہ قرعہ اندازی انعامات کی لالچ دے کر دھوکا دہی سے لوگوں کے پیسے ہڑپ کئے جاتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملک میں کام کرنے والی موبائل کمپنیوں کی غیر ضروری اور بے فائدہ پیکجز پر فوری پابندی لگائی جائے تاکہ ملک کے نوجوانوں کو اخلاقی برائیوں کے ساتھ ساتھ پیسہ اور وقت ضائع کرنے سے بچایا جاسکے، نیز عوام الناس کے فائدے کیلئے پیکجز متعارف کرنے پر زور دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مسماۃ تبسم شمس بی بی! هم دغه دے، ستا سو هم دغه دے جی؟

<u>محترمہ تبسم شمس:</u> او جی، ما له به پرے یو دوه منټه راکړئ او زه به په دے یو دوه خبرے اوکړم۔ ریزلیوشن خو انور صاحب Explain کړو خو زه په دے باندے یو دوه منټه خبرے کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> زر زر به کوئ جی، ډیر زیات، ډیر لوئے تعداد پاتے دے۔ جی بسم اللہ۔

<u>محترمہ تبسم شمس:</u> جی، څنګه چه تاسو ټولو ته پته ده چه دا موبائل پیکجز چه کوم دی، دا د یو قومی المیے شکل اختیار کړے دے، دا دومره نقصان ده دی زمونږ د قوم د پاره، زمونږ د مستقبل د پاره، زمونږ د بچو د پاره او Specially دا زمونږ د سټوډنټس د پاره ډیر زیات خطرناک دی او که تاسو چرته لاړ شئ نو داسے هاسټلز کښے یا داسے انسټی ټوشنز کښے چه چرته ماشومان د کور نه بهر وتی وی نو هغوی د سټډیز نه بیخی لرے شوی دی، هغوی ټول ټائم د دے موبائل پیکجز Use کولو په وجه باندے د هغوی دماغ بیخی مفلوج شوی دی او هغوی خپل سټډیز ته هغه شان ټائم نه ورکوی نو پکار دا ده چه مونږ د خپل قام او د خپل مستقبل خیال اوساتو او دا یوه Individual مسئله پاتے نه شوه، دا یوه قومی مسئله پاتے ده نو پکار ده چه مونږ په دے باندے یو ډیر سنجیده خبره اوکړو او یو ډیر سنجیده اقدام پرے واخلو او یو ډیر پر زور اپیل مونږه د وفاق نه اوکړو چه مهربانی د اوکړی چه دا پیکجز د لرے کړی ځکه چه دے نه عام خلقو ته هیڅ فائده نشته۔ Specially دا کوم Late night packages چه کوم دی نو په دے باندے زما ډیر زیات خفګان دے او دا زمونږ د پاره، زمونږه د بچو د پاره ډیر زیات نقصان ده دی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *ٹریژری بنچز سے ایک بندہ، ٹریژری بنچز سے ایک بندہ۔ آپ جواب دینا چاہ رہے ہیں، آپ دونوں Decide کرلیں، ایک بندہ ٹریژری بنچز سے، رات بارہ بجے تک نہیں بیٹھ سکتے، ٹریژری بنچز سے جی، میاں افتخار حسین صاحب۔*

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> داسے ده چه رښتیا خبره دا ده چه دوئ چه کومه خبره اوکړه، انور خان او تبسم بی بی، نو دوئ د ډیرو نیکو خواهشاتو نه کړے ده او په دیکښے شک نشته دے چه زمونږ غوندے بوډاګانو ته لږه ډیره فائده وی چه

بے ټائمه پکښے داسے کار کیږی خو ځوانانو ته ډیر تکلیف دے او دے Young generation ته، نو دوئ چه دا څه وئیلی دی نو پکار دا ده چه مونږه ئے سپورټ کړو۔

جناب سپیکر: سپورټ کوئ ئے ؟

وزیر اطلاعات: بالکل جی، مونږه ئے سپورټ کوؤ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، دا نور کسان زمونږه د عمر کسان دی او دغه کسان کم از کم دوئ ته چه دا Facility ملاؤ ده نو دا خو د کم از کم نه خرابوی کنه۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

داسے مو په خله کښے ګنګړی دی چه وائی 'No'، دا هډو په 'No' کښے حساب نه دے جی۔

Hafiz Akthar Ali and Shah Hussain Khan, to please move their joint resolutions.

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ فیصل آباد اور پنجاب میں چند نا عاقب اندیشوں اور بد بختوں نے خلیفہ دوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، یو منټ جی۔ایک منٹ،دا کوم یو دے جی ؟

ڈاکٹر اقبال دین: 389 پکښے پاتے شو سر۔

حافظ اختر علی: چه دا موؤ شوے وے نو دے نه پس به مو وئیلے وو کنه۔

جناب شاہ حسین خان: تاسو په ده پسے وئیلے وو کنه۔

حافظ اختر علی: د صحابه کرامو واقعه ده۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب!آپ موؤ کریں۔جی، حافظ اختر علی صاحب اینڈ شاہ حسین خان۔

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ فیصل آباد اور پنجاب میں چند نا عاقبت اندیشوں اور بدبختوں نے خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ اور صحابہ کرام ﷺ کے پتلے جلائے ہیں جس کی وجہ سے تمام امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی اس دلخراش واقعہ کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور غم و غصے کا اظہار کرتی ہے اور وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ پنجاب حکومت کو ہدایات جاری کی جائیں کہ واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق بلا تفریق کارروائی کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ وطن عزیز سے فرقہ واریت کے عفریت کو جڑ سے نکالا جائے اور امت مسلمہ کے قلوب کو اطمینان نصیب ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچز سے کون جواب دے گا؟ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، بسم اللہ۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس کو سپورٹ کرتے ہیں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion is carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ جی۔

حافظ اختر علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Taj Mohammad Tarand Sahib, to please move his resolution No. 234 in the House.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔ گزشتہ دور حکومت میں ضلع بٹگرام کیلئے گیس کی منظوری دی گئی تھی اور سروے مکمل کر کے Estimate تیار کیا گیا تھا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مذکورہ Estimate کے مطابق فنڈز کا اجراء کیا جائے تاکہ ضلع بٹگرام کے عوام گیس کی سہولت سے مستفید ہو سکیں اور قیمتی جنگلات کی بے دریغ کٹائی کی روک تھام بھی ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی، بالکل ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. نور سحر بی بی! دا نور مدد ورسره تاسو او کړئ،

Ms. Noor Sahar Bibi and Shah Hussain Sahib, to please move their identical resolution in the House.

محترمہ نور سحر: چونکہ یہ شاہ حسین صاحب سے پہلے میں نے موو کی تھی جناب سپیکر صاحب، میں نے Sign کی تھی For your kind information۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Ladies first، آپ بعد میں پیش کریں، انکے بعد آپ پیش کریں۔

محترمہ نور سحر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ چونکہ یہ مسلمانوں کیلئے توہین آمیز واقعہ ہے اور میرے خیال میں میرے بھائی بہن اس سے واقف ہیں لیکن پھر بھی میں ذرا کلیئر کرنا چاہتی ہوں۔ ناروے کے اخبار 'آفتن پوستن' کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتی ہوں اور واضح کردینا چاہتی ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی حرمت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے اور اس پر کسی صورت خاموش نہیں رہا جا سکتا۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں سخت غم و غصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اقوام متحدہ سے پر زور مطالبہ کیا جائے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے کے انسداد کیلئے موثر قانون سازی کی جائے تاکہ اس جرم کے مرتکب اداروں اور اشخاص کو مثالی سزائیں دی جا سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب شاہ حسین خان: زه ئے او وایمه جی؟

جناب سپیکر: شاه حسین صاحب! دا الفاظ ستا سو هم دی که نه؟

جناب شاہ حسین خان: دا الفاظ جدا دی جی۔

جناب سپیکر: جی بسم الله۔

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ ناروے کے اخبار 'آفتن پوستن' نے سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کے خاکے بناکر توہین کا ارتکاب کیا ہے، اس پر ناروے کی حکومت سے شدید ترین احتجاج کیا جائے اور ناروے کی حکومت کو یہ بتایا جائے کہ پاکستان کے عوام اس پر سراپا احتجاج ہیں اور مذکورہ اخبار پر پابندی اور اسکے ایڈیٹر کو سزا دی جائے تاکہ آئندہ کیلئے ایسی مذموم حرکات کا سدباب ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ چہ دا اخبار خو مونږه پخپله نه دے کتلے خو بهرحال کہ دوئ کتلے وی او داسے تھیک وی نو بالکل بیا ئے مونږه سپورټ کوؤ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical resolutions moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolutions are passed unanimously. Mian Aftikhar Hussain Sahib and Mr. Bashir Bilour Sahib, honourable Ministers, to please move their resolutions, one by one. Mian Aftikhar Hussain Sahib.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ستاسو ډیره مهربانی جی۔ د وخت د کمی د وجه نه بشیر خان زما مشر دے ، بس دا بہ زہ د دواړو د طرف نه اووایمه۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی۔

وزیر اطلاعات: ہمارے اس صوبے کے ایک بڑے وکیل سردار خان جو کہ پاکستان کے اٹارنی جنرل، ہائی کورٹ کے جج رہ چکے ہیں، انکو اسلام آباد میں بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا مگر ابھی تک اس کے بارے میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے، لہذا ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Minister may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت شمال مغربی سرحدی صوبہ، صوبائی اسمبلی (اختیارات، استثنیٰ اور استحقاق) مجریہ 2010ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan, to please move that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, as amended by the Standing Committee No. 17 on Law and Parliamentary Affairs, may be taken into consideration at once. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan: Thank you, Mr. Speaker. I request that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, as amended by the Standing Committee No. 17, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, as amended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration stage':

Mr. Saqibullah Khan: Passage, Sir; 'Passage Stage'.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت شمال مغربی سرحدی صوبہ، صوبائی اسمبلی (اختیارات، استثنیٰ اور استحقاق) مجریہ 2010ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Saqibullah Khan, to please move that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, as amended by the Standing Committee No. 17 on Law and Parliamentary Affairs, may be passed. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan: Mr. Speaker Sir, I request that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, as amended by the Standing Committee No. 17, may be passed. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2010, as amended by the Standing Committee

on Law and Parliamentary Affairs, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. The sitting is adjourned till 4:00 P.M of tomorrow evening.

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 12 مارچ 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)